بیت الکتبی بمکة المکرمة

مکہ مکرمہ کے
کتبی علماء

تالیف

عبدالحق انصاری

COPY RIGHT © - ISLAMIEDUCATION.COM

الحمد للہ رب العلمین ط والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین ط

اما بعد فاَعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ط بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

بیت الکتبی بمکۃ المکرمۃ

مکہ مکرمہ کے کتبی علماء

تالیف۔عبدالحق انصاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکہ مکرمہ میں جو خاندان علم کی خدمت کے ذریعے امت مسلمہ کی رہنمائی وتربیت کا فریضہ نسل درنسل انجام دیتے رہے، ان میں کُتُبی نام کا ایک خاندان بھی شامل ہے، جس سے تعلق رکھنے والے علماء کرام تیرھویں صدی ہجری کے وسط سے چودھویں صدی کے خاتمہ یعنی ڈیڑھ سو برس تک علم سے وابستہ رہے اور اس دوران مسجد حرم کی امامت وخطابت، تدریس، تصنیف وتالیف اور رشد وہدایت کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دیں، برصغیر پاک وہند کے اکابرین مولانا محمد گُل قادری کابلی مرادآبادی، مولانا مصطفےٰ رضا خاں بریلوی، مولانا شیخ ضیاء الدین احمد مہاجر مدنی کے ساتھ کُتُبی علماء کے روابط بلاواسطہ استوار ہوئے، آئندہ سطور میں اس خاندان کے چار اہم علماء:

شیخ سید محمد بن حسین کتبی

شیخ سید محمد صالح کتبی

شیخ محمد مکی کتبی اور

شیخ سید محمد امین کتبی رحمھم اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے احوال وآثار کا ایک خاکہ قارئین کی نذر ہے۔

(۱)

شیخ سید محمد بن حسین کتبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(متوفی ۱۲۸۰ھ)

ولادت ونام

آپ ۱۲۰۲ھ/ ۱۷۸۸ء میں ملک مصر میں پیدا ہوئے اور تذکرہ نگاروں نے آپ کا نام محمد حسین ﴿اعلام المکیین من القرن التاسع الی القرن الرابع عشر الھجری، عبداللہ بن عبدالرحمن معلمی مکی، طبع اول ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء، الفرقان اسلامک فاؤنڈیشن مکہ مکرمہ ولندن، جلد۲، صفحہ۷۹۲﴾ محمد بن حسن ﴿فھرس الفھارس والاثبات، علامہ سید عبدالحیٔ کتانی مراکشی، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، طبع دوم ۱۴۰۲ھ مطابق ۱۹۸۲ء، دارالغرب الاسلامی بیروت، جلد۱، ۴۸۱﴾ اور محمد بن حسین ﴿الکتاب المستطاب المحتوی علی الاسانید الصحیحۃ المعروف بہ ثبت نعیمی، مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، ۱۳۶۱ھ یا اس سے قبل طبع ہوئی، مطبع قاضی محمد شہاب الدین وکنی مرادآبادی، صفحہ۱، ۶/ الدلیل المشیر الی فلک اسانید الاتصال بالحبیب البشیر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ ذوی الفضل الشہیر وصحبہ ذوی القدر الکبیر، علامہ سید ابوبکر بن احمد حبشی علوی مکی شافعی، طبع اول ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷ء، مکتبہ مکیہ مکہ مکرمہ، صفحہ ۳۸۶﴾ لکھا ہے، جن میں سے آخرالذکر درست ہے، آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔

اساتذہ وتعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اور قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد جامعہ ازہر قاہرہ میں داخلہ لیا اور مروجہ تعلیم مکمل کی، آپ کے اساتذہ کرام کے اسماء گرامی یہ ہیں:

اسیوط کے قریب مقام طھطا میں قاضی تعینات تھے اور خود شیخ احمد طھطاوی مصر بھر میں احناف کے ''مفتی اعظم'' تعینات رہے، آپ کی تصنیفات میں سے ''حاشیة علی الدر المختار'' اور ''حاشیة علی شرح مراقی الفلاح'' مقبول عام ہوئیں، جو قاہرہ، کلکتہ و لکھنؤ سے شائع ہوئیں سید احمد طھطاوی) متوفی ۱۲۳۱ھ) کے حالات: ﴿الاعلام، خیر الدین زرکلی دمشقی، طبع دھم ۱۹۹۲ء، دار العلم للملایین بیروت، جلد ۱، صفحہ ۲۴۵/ حدائق الحنفیة، مولانا فقیر محمد جہلمی، ترتیب جدید وحواشی وتکملہ خورشید احمد خان، طبع چہارم ۱۹۷۷ء، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ لاہور، صفحہ ۴۸۶/ حِلْیَةُ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر، عبدالرزاق بیطار، تحقیق وحواشی محمد بهجت بیطار، طبع ۱۳۸۰ھ مطابق ۱۹۶۱ء، مجمع اللغة العربیة دمشق، جلد ۱، صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۲/ عجائب الآثار فی التراجم والاخبار، عبدالرحمن بن حسن جبرتی، تحقیق ڈاکٹر عبدالرحیم، طبع ۱۹۹۸ء، مطبع دار الکتب مصریہ قاهرہ، جلد ۴، صفحہ ۴۰۴ تا ۴۰۶/ فهرست المخطوطات مصطلح الحدیث، فواد سید، طبع ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء، مطبع دار الکتب المصریہ قاہرہ، جلد ۱، صفحہ ۲۴۰ تا ۲۴۱/ المختصر من کتاب نشر النور والزهر فی تراجم افاضل مکة من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر، شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد شهید، اختصار وترتیب وتحقیق محمد سعید عامودی واحمد علی، طبع دوم ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء، عالم المعرفه جده، صفحہ ۴۷۵/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، عبداللہ معلمی مکی، طبع اول ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۶ء، مکتبہ شاہ فهد ریاض، صفحہ ۳۶۶/ ثبت نعیمی، صفحہ ۱ تا ۵/ فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۳۶۷ تا ۳۶۸﴾ شیخ سید محمد بن حسین کتبی نے آپ سے متعدد علوم بالخصوص فقہ حنفی پڑھے۔

اس موضوع کی مناسبت سے قارئین کو یاد رہے کہ شیخ احمد بن محمد طھطاوی یا طحاوی نام کی دو مشہور شخصیات ہو گزری ہیں، دونوں کے نام، ولدیت، وطن، مذہب، تصنیفات کے موضوعات اور مقام وفات میں مماثلت پائی جاتی

ہے، حتیٰ کہ دونوں کی قبور بھی قاہرہ میں مزار حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملحق وسیع وعریض قرافہ نامی قبرستان میں یک جا واقع ہیں، ان مشترکہ اوصاف وعلامات کی بنا پر ڈاکٹر احمد خان مقیم اسلام آباد نے اپنی کتاب میں ان دونوں کے آثار وتذکرہ کو گڈمڈ کر دیا ہے ﴿معجم المطبوعات العربیة فی شبه القارة الهندیة والباکستانیة، منذ دخول المطبعة الیها حتی عام ۱۹۸۰م، ڈاکٹر احمد خان، طبع اول ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء، مکتبہ شاہ فہد ریاض، صفحہ ۱۳۹، ۲۶۱﴾ ان میں سے ایک شیخ احمد بن محمد طحاوی ۲۳۹ھ مطابق ۸۵۳ء میں پیدا ہوئے اور ۳۲۱ھ مطابق ۹۳۳ء میں وفات پائی اور شرح معانی الآثار، عقیدة الطحاوی، مختصر الطحاوی ان کی مشہور تصنیفات ہیں، جو ہندوستان سے شائع ہوئیں ﴿شیخ احمد طحاوی (متوفی ۳۲۱ھ) کے حالات: الاعلام، جلد ۱، ۲۰۶/ حدائق الحنفیہ، صفحہ ۱۹۰ تا ۱۹۲﴾ جب کہ دوسرے شیخ احمد بن محمد طھطاوی تیرھویں صدی ہجری میں ہو گزرے ہیں، جو شیخ سید محمد بن حسین کتبی کے استاد تھے، یوں ان دونوں فقہاء احناف کے درمیان آٹھ صدیاں حائل ہیں، ڈاکٹر احمد خان کا ''حاشیة الدر المختار'' کو اول الذکر کی تصنیف قرار دینا درست نہیں، حق یہ ہے کہ شیخ شمس الدین محمد بن عبداللہ المعروف بہ خطیب تمرتاشی غزی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۰۴ھ/ ۱۵۹۶ء) نے دسویں صدی ہجری کے آخر میں فقہ حنفی پر کتاب ''تنویر الابصار'' تصنیف کی ﴿شیخ شمس الدین تمرتاشی کے حالات: الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۲۳۹ تا ۲۴۰/ حدائق الحنفیة، صفحہ ۴۱۷ تا ۴۱۸﴾ اور شیخ محمد بن علی المعروف بہ علاء الدین حصکفی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۰۸۸ھ/ ۱۶۷۷ء) نے اس کی شرح بنام ''الدر المختار فی شرح تنویر الابصار'' لکھی ﴿شیخ علاء الدین حصکفی کے حالات: الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۲۹۴/ حدائق الحنفیہ، صفحہ ۴۴۱ تا ۴۴۲﴾ پھر شیخ محمد بن حسین کتبی کے استاد شیخ احمد طھطاوی نے اس پر ''حاشیة الدر المختار'' لکھا، لہٰذا ''در مختار'' جو گیارھویں صدی ہجری میں تصنیف کی گئی اس پر چوتھی صدی میں حاشیہ لکھنا کیوں کر ممکن ہے، جیسا کہ ڈاکٹر احمد خان نے خیال کیا۔

معلوم رہے کہ آئندہ دنوں میں اسی نام کے تیسرے عالم شیخ سید احمد بن محمد بن رافع طھطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء) ہوئے، یہ بھی فقیہ حنفی وصاحب تصانیف تھے اور انہوں نے بھی قاہرہ میں وفات پائی، ان کی تصنیفات

میں ''بلوغ السول بتفسیر لقد جاء کم رسول'' وغیرہ کتب ہیں ﴿سید احمد رافع طھطاوی کے حالات: الاعلام الشرقیۃ فی المائۃ الرابعۃ عشرۃ الھجریۃ، زکی محمد مجاھد، طبع دوم ۱۹۹۴ء، دار الغرب الاسلامی بیروت، جلد ۱، صفحہ ۲۶۲ تا ۲۶۴ / الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۱۲۴ تا ۱۲۵ / فہرس الفہارس، جلد ۲، صفحہ ۲۰۵ تا ۲۰۶﴾ اوران تینوں اکابرین میں تمیز یوں رکھی گئی کہ یہ بالترتیب احمد طحاوی، احمد طھطاوی اور احمد رافع طھطاوی کے مخصوص ناموں سے جانے گئے۔

شیخ حسن بن درویش قُوَیسنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۵۴ھ/ ۱۸۳۸ء)

آپ نابینا لیکن دل روشن تھا اور اپنے دور میں مذہب امام شافعی میں حجت اور ''برھان الدین قویسنی شافعی'' کے لقب سے مشہور تھے، آپ کی علم فرائض وغیرہ علوم پر شرح متن السلم ودیگر تصانیف ہیں، ۱۲۵۰ھ سے ۱۲۵۴ھ تک ازہر یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے، صاحب نزہۃ الفکر نے آپ کی چند کرامات ذکر کی ہیں، آخر عمر میں شیخ قویسنی پر حالت جذب طاری رہی، مصر کے حکمران محمد علی پاشا آپ کے گہرے عقیدت مند تھے، آپ کے شاگردوں میں شیخ سید محمد بن حسین کتبی اور امام العصر شیخ ابراہیم باجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی شخصیات شامل ہیں۔ ﴿شیخ حسن قویسنی کے حالات: شیوخ الازہر، عبدالمعز خطاب، طبع ۱۹۹۰ء، وزارت اطلاعات مصر، صفحہ ۲۵ / فہرس المخطوطات، فواد سید، طبع ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹۶۲ء، مطبع دار الکتب مصریہ قاہرہ، جلد ۲، صفحہ ۴۱ / فہرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ، پروفیسر ڈاکٹر عبدالوہاب ابوسلیمان مکی وغیرہ، طبع اول ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷ء مکتبہ شاہ فہد ریاض، صفحہ ۳۳۷ / نثر الدرر فی تذییل نظم الدرر فی تراجم علماء مکۃ من القرن الثالث عشر الی الرابع عشر، شیخ عبداللہ بن محمد غازی ہندی مکی، مخطوط بخط مصنف کا عکس مخزونہ بہاء الدین زکریا لائبریری ضلع چکوال، صفحہ ۱۰ / نزھۃ الفکر فیما مضی من الحوادث والعبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر والثالث عشر، شیخ احمد بن محمد حضراوی مکی، تحقیق محمد مصری، طبع ۱۹۹۶ء، وزارت ثقافت دمشق، جلد ۱، صفحہ ۲۷۳ تا ۲۷۷ / الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۱۹۰ / فہرست المخطوطات، مصطلح الحدیث، جلد ۱، صفحہ ۲۴۳ / معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ ۴۱۶﴾

شیخ محمد بن احمد بن عرفہ دسوقی مالکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۳۰ھ/ ۱۸۱۵ء)

آپ جامعہ ازہر کے اہم مدرس، ماہر لغت، قصیدہ بُردہ کی شرح ''محلی'' کے محشی، آپ کی تصنیفات میں سے ''حاشیۃ علی مغنی اللبیب'' اور ''حاشیۃ علی السعد التفتازانی'' مطبوع ومتداول ہیں۔ ﴿شیخ محمد ابن عرفہ دسوقی کے حالات: الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۷ / حلیۃ البشر، جلد ۳، صفحہ ۱۲۶۲ تا ۱۲۶۴ / عجائب الآثار، جلد ۴، صفحہ ۳۶۴ تا ۳۶۶ / فہرست المخطوطات، جلد ۱، صفحہ ۱۶۳، ۱۷۹، ۲۳۸، ۲۵۰ / فہرست المخطوطات، مصطلح الحدیث، جلد ۱، صفحہ ۹۵ / فہرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ، صفحہ ۱۵۲، ۳۶۵ / معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ ۲۷۰ / نثر الدرر، صفحہ ۱۰﴾

شیخ محمد بن شافعی فضالی شافعی ازہری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۳۶ھ/ ۱۸۲۰ء)

صاحب ''کفایۃ العوام''، شیخ سید محمد بن حسین کتبی کے علاوہ شیخ الازہر ابراہیم باجوری کے استاد۔ ﴿شیخ محمد فضالی کے حالات: الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۵۵ / فہرست المخطوطات، جلد ۱، صفحہ ۴۱۵ / معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ ۳۹۷ / نثر الدرر، صفحہ ۱۰﴾

۞ شیخ محمد بن محمد سنباوی ازھری المعروف بہ امیر کبیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(۱۱۵٤ھ۔۱۲۳۲ھ/ ۱۷٤۲ء۔۱۸۱۷ء)

مصر کے مشہور فقیہ مالکی، مسند، ماہر لغت، مفسر جو سنبو میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی، سلسلہ شاذلیہ سے وابستہ، آپ نے متعدد کتب پر حواشی لکھے، جن میں سے چند مطبوع ہیں، ان میں ابن ہشام کی **مغنی اللبیب** وغیرہ کا حاشیہ اہم ہیں، مکتبہ حرم مکی میں آپ کی چھ تصنیفات اور مکتبہ مکہ مکرمہ میں گیارہ قلمی نسخے محفوظ ہیں، جن میں ''**حاشیة علی الحکم العطائیة**'' وغیرہ کتب شامل ہیں، شیخ محمد بن حسین کتبی نےآپ سے علم حدیث اخذ کیا نیز دلائل الخیرات کی اجازت حاصل کی۔ ﴿شیخ محمد امیر کبیر کے حالات: الاعلام، جلد۷، صفحہ۷۱/ ثبت نعیمی، صفحہ۲۵/ حلیة البشر، جلد۲، صفحہ۱۲۶۶تا۱۲۷۰/ عجائب الآثار، جلد۴، صفحہ۴۴۱تا۴۴۳/ فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۱۳۳تا۱۳۹، جلد۲، صفحہ۲۶۳تا۲۶۴/ فهرست المخطوطات، جلد۱، صفحہ۱۶۴، ۲۶۹، ۳۶۳، ۴۱۴، جلد۲، صفحہ۹۳، ۱۸۴/ فهرست المخطوطات، مصطلح الحدیث، جلد۱، صفحہ۱۳۰، ۱۹۱، ۲۴۹/ فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۳۹، ۹۴، ۱۱۰، ۱۲۶، ۱۲۶تا۱۶۷، ۱۹۰، ۱۹۳، ۲۲۹، ۲۴۳، ۲۶۸، ۳۴۰/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۱۶۹﴾

۞ شیخ محمد بن محمد بن محمد سنباوی المعروف بہ امیر صغیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(۱۲۵۳ھ/ ۱۸۳۷ء میں زندہ تھے)

اول الذکر یعنی امیر کبیر کے فرزند جو اپنے والد کی طرح مصر کے مشہور مالکی فقہاء میں سے ہوئے، آپ کی تصنیفات میں جشن میلاد النبی ﷺ پر شیخ احمد دردیر خلوتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف پر حاشیہ وغیرہ کتب ہیں۔ ﴿شیخ محمد امیر صغیر کے حالات: الاعلام، جلد۷، صفحہ۷۲/ فهرس الفهارس، جلد۳، صفحہ۵۳/ فهرست المخطوطات، مصطلح الحدیث، جلد۱، صفحہ۲۲۴تا۲۲۵، ۲۹۱﴾

۞ شیخ محمد...... سید صالح البانی حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ محمد بن حسین کتبی نے ۱۲۲۷ھ میں آپ سے مختلف علوم اخذ کیے۔ ﴿ثبت نعیمی، صفحہ۲۲﴾

بیعت وخلافت

شیخ محمد بن حسین کتبی نے جامعہ ازہر قاہرہ میں مذکورہ بالا ساتذہ اکابر علماء ومشائخ سے مختلف علوم اخذ کرنے کے علاوہ عارف کامل وعالم باعمل شیخ احمد بن محمد صاوی مالکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلہ احمدیہ خلوتیہ میں بیعت وتربیت کے بعد خلافت پائی۔

خلوتیہ شجرۂ طریقت

امام الصوفیہ شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر بن عبداللہ سہروردی بغدادی شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۵۶۳ھ/ ۱۱۶۸ء) کی ذات بابرکات سے تصوف اسلامی کو بھرپور فروغ ملا، لہذا آج کی اسلامی دنیا میں رائج بہت سے سلاسل صوفیہ کی اسانید آپ تک پہنچتی ہیں، آپ کے بھتیجا وصاحب عوارف المعارف شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردی شافعی بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۳۲ھ/۱۲۳۴ء) سے منسوب سلسلہ سہروردیہ اور شیخ نجم الدین احمد بن عمر کبریٰ شہید خوارزمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۱۸ھ/ ۱۲۲۱ء) سے منسوب سلسلہ کبرویہ نیز مولانا جلال الدین قونوی رومی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۶۷۲ھ/۱۲۷۳ء) سے منسوب سلسلہ مولویہ اور شیخ نعمان القروی المعروف بہ الحاج بیرام ولی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب سلسلہ جلوتیہ کے علاوہ شیخ محمد بن نور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ خلوتیہ، ان سب کا شجرہ طریقت حضرت ابوالنجیب سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے جاملتا ہے۔ ﴿البحوث السنیة عن بعض رجال اسانید الطریقة الخلوتیة، شیخ محمد زاہد کوثری، سن ومقام اشاعت درج نہیں، ۱۳۰۶ھ کے بعد شائع ہوئی، ص۲۳تا۲۷﴾

سلسلہ خلوتیہ کو ملک مصر میں بھرپور پذیرائی ملی اور خاص وعام نے اس سے وابستگی اختیار کی اور اس کے چار مشائخ عظام، شیخ محمد سالم حفناوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۱۸۱ھ/ ۱۷۶۸ء)، شیخ احمد بن موسیٰ عروسی شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۰۸ھ/

۱۷۹۴ء)، شیخ عبداللہ شرقاوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۲۷ھ/ ۱۸۱۲ء) اور شیخ احمد زین بن علی احمد دمھوجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۱ء) ملک کے سب سے اہم دینی منصب شیخ الازہر یعنی ازہر یونیورسٹی قاہرہ کے وائس چانسلر تعینات رہے۔ ﴿البحوث السنية، صفحہ۴۷/ شيوخ الازهر، صفحہ۱۶تا۲۳﴾

چنانچہ شیخ سید محمد بن حسین کتمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی سلسلہ میں روحانی منازل طے کیں اور پھر اپنے دور کے اہم خلوتی مشائخ میں سے ہوئے، آپ کا شجرہ طریقت یہ ہے ﴿علماء دمشق واعيانها فی القرن الثالث عشر الهجری، محمد مطیع الحافظ ونزار اباظہ، طبع اول ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۹۹۱ء، دار الفکر دمشق، جلد۲، صفحہ۵۵۴تا۵۶۲/ فتح القوی فی ذکر اسانيد السيد حسين الحبشی العلوی، شیخ عبداللہ بن محمد غازی ہندی مکی، طبع اول ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷ء، ناشر سید محمد بن ابوبکر بن احمد حبشی مکہ مکرمہ، صفحہ۲۳۱/ نزهة الفكر فی مناقب مولانا العارف بالله تعالیٰ قطب زمانه وغوث اوانه الشيخ محمد الجسر، شيخ حسين بن محمد الجسر، طبع اول ۱۳۰۶ھ، مطبع ادبیہ بیروت، صفحہ۵۰تا۵۱/ البحوث السنية، صفحہ۴۸تا۴۷/ عجائب الآثار، جلد۱، صفحہ۴۷۲﴾

- شيخ ابونجيب عبدالقاهر بن عبدالله سهروردی بغدادی شافعی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی۵۶۳ھ / ۱۱۶۸ء)
- شيخ قطب الدين محمد بن ابهری رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ۵۹۰ھ/ ۱۱۹٤ء)
- شيخ ركن الدين ابوالغنائم محمدبن فضل زنجانی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ٦١٥ھ/ ١٢١٨ء تقريباً)
- شيخ شهاب الدين محمد بن محمود تبريزی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ٦٢٩ھ/ ١٢٣٢ء تقريباً)
- شيخ جلال الدين تبريزی المعروف به ابن صيدلانی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ٦٤٠ھ/ ١٢٤٢ء)
- شيخ تاج الدين ابراهيم زاهد گيلانی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ٧٠٠ھ/ ١٣٠٠ء تقريباً)
- شيخ محمد بن نور خوارزمی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ٦٦٥ھ/ ١٢٦٧ء تقريباً)

خلوتی سلسلہ آپ سے منسوب ہے، آپ جب ذکر کیا کرتے تو آپ کی آواز چار فرسخ تک پہنچتی۔

- شيخ عمر خلوتی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ٧٣٠ھ/ ١٣٣٠ء تقريباً)
- شيخ محمد بيرام خلوتی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ٧٨٠ھ/ ١٣٧٨ء تقريباً)
- شيخ الحاج عزالدين شروانی رحمته الله تعالیٰ عليه (٨١٥ھ / ١٤١٢ء)

آپ کا مزار قوقاز میں شاخی کے دروازہ میر علی کے قریب واقع ہے۔

- شيخ صدرالدين عمر خيلوی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ٨٣٢ھ/ ١٤٢٩ء تقريباً)

قوقاز کے شہر شروان کے قریب دو جڑواں گاؤں خیاوہ مشکی کے باشندے، آپ کا مزار شاخی کے نواح میں ہے۔

- شيخ سيد يحيیٰ جلال الدين بن سيد بهاء الدين شروانی باكوی حنفی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ٨٦٧ھ / ١٤٦٣ء)

شاخی شہر میں پیدا ہوئے اور قوقاز کے ساحلی شہر باکو میں مزار واقع ہے، آپ کی متعدد تصنیفات ہیں، جن میں سے

''وردالستار''مقبول عام ہوئی اوراس متعدد شروح لکھی گئیں۔﴿سید یحییٰ شروانی کے حالات: البحوث السنية، صفحہ۳۱ تا۳۴﴾

۞ شیخ محمد بهاء الدين ارزنجانی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ۸۷۹ھ / ۱۷۷۴ء)

آپ ارزنجان کے قریب مقام کثر لیج میں پیدا ہوئے اور ارزنجان شہر کی مرکزی مسجد کے قریب مزار واقع ہے، آپ کی تصنیفات میں سے''مقامات العارفين ومعارف السالكين''کا قلمی نسخہ مکتبہ مراد یہ ازمیر میں موجود ہے۔﴿شیخ محمد بہاء الدین ارزنجانی کے حالات: البحوث السنية، صفحہ۳۵﴾

۞ شيخ محمد جمال المعروف به خليفه چلپی سلطان اقسرائی رحمته الله تعالیٰ عليه(متوفی ۸۹۹ھ / ۱٤۹٤ء)

آپ ترکی کے شہر اماسیہ میں پیدا ہوئے اور مرشد کے حکم پر دارالخلافہ استنبول میں خانقاہ قائم کی، خلیفہ عثانی نے آپ کو چالیس مریدین کے ہمراہ حج وزیارت اور وہاں پر دعا کے لئے حجاز مقدس روانہ کیا تو آپ نے راستہ میں تبوک میں وفات پائی، آپ کی بیس کے قریب تصنیفات ہیں۔﴿شیخ جمال خلیفہ چلپی کے حالات: البحوث السنية، صفحہ۳۶ تا۳۷﴾

۞ شيخ خير الدين توقادی رحمته الله تعالیٰ عليه(متوفی ۹٤۰ھ / ۱۵۳۳ء)

ترکی کے شہر توقاد کے باشندے جو قونر ا پاشہر جس کا نیا نام دوزجہ ہے، وہاں مقیم رہے اور اسکدار میں مزار واقع ہے۔﴿شیخ خیر الدین توقادی کے حالات: البحوث السنية، صفحہ۳۸ تا۳۹﴾

۞ شيخ شعبان قسطمونی رحمته الله تعالیٰ عليه(متوفی ۹۷٦ھ / ۱۵٦۸ء)

آپ صوبہ قسطمونی ترکی کے گاؤں طاش کبریٰ کے باشندے تھے اور سلسلہ شعبانیہ خلوتیہ آپ سے جاری ہوا، مصر کے شاہی خاندان خدیویہ کے ایک فرد محمود سری پاشا جرکسی نے تقریباً ۱۳۱۲ھ میں قسطمونی میں واقع آپ کے مزار کو نئے سرے سے تعمیر کرایا۔﴿شیخ شعبان قسطمونی کے حالات: البحوث السنية، صفحہ۴۰ تا۴۱﴾

۞ شيخ محی الدين قسطمونی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ۱۰۰۰ھ/ ۱۵۹۲ء تقریباً)

اپنے مرشد شیخ شعبان کے پہلو میں دفن ہیں۔﴿شیخ محی الدین قسطمونی کے حالات: البحوث السنية، صفحہ۴۲﴾

۞ شيخ عمر فوادی رحمته الله تعالیٰ عليه(متوفی ۱۰٤٦ھ/ ۱٦۳٦ء)

شیخ شعبان کے احاطہ مزار میں قبر واقع ہے، چند تصنیفات ہیں، جن میں سے''مناقب الشیخ شعبان الولی''۱۲۹۳ھ میں شائع ہوئی۔﴿شیخ عمر فوادی کے حالات: البحوث السنية، صفحہ۴۳﴾

۞ شيخ اسماعيل چورومی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ۱۰۷۰ھ/ ۱٦٦۰ء تقریباً)

ترکی کے مقام چوروم کے باشندے اور دمشق میں مزار سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احاطہ میں قبر واقع ہے۔﴿شیخ اسمٰعیل چورومی کے حالات: البحوث السنية، صفحہ۴۳/عجائب الآثار، جلد۱، صفحہ۴۷﴾

۞ شيخ علی علاء الدين عربكيری المعروف به علی قراباش ولی رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ۱۰۹۷ھ/ ۱٦۸٦ء)

ترکی کے مقام عربکیر کے باشندے، جنہوں نے دارالخلافہ استنبول میں تعلیمات تصوف کی خوب اشاعت کی، متعدد تصنیفات ہیں اور سلسلہ قراباشلیہ خلوتیہ آپ سے جاری ہوا۔﴿شیخ علی قراباش ولی کے حالات: البحوث السنية، صفحہ۴۴ تا۴۵﴾

۞ شيخ مصطفیٰ معنوی بن علی قراباش رحمته الله تعالیٰ عليه (متوفی ۱۱۱٤ھ/ ۱٦۰۵ء)

عثانی خلیفہ سلطان محمد چہارم آپ کے گہرے عقیدت مند تھے، چنانچہ آپ مذکورہ خلیفہ کی وفات ۱۱۰۴ھ تک ان کے پاس

ادرنہ میں مقیم رہے اور رشد وہدایت کا سلسلہ جاری رکھا پھر استنبول منتقل ہوگئے اور وہیں وفات پائی، آپ کے خلفاء کی تعداد چار سو چالیس کے قریب ہے۔ ﴿شیخ مصطفیٰ ادرنوی کے حالات: البحوث السنية، صفحہ ۴۶﴾

۞ شیخ عبداللطیف بن حسام الدین حلبی رحمته الله تعالیٰ علیه (متوفی ۱۱۲۱ھ/ ۱۷۰۹ء)

شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے اور دمشق میں مزار واقع ہے، آپ کے حالات پر آپ کے خلیفہ شیخ مصطفیٰ البکری نے کتاب تصنیف کی۔ ﴿شیخ عبداللطیف حلبی کے حالات: سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر، شیخ سید محمد خلیل مرادی، تحقیق اکرم حسن حلبی طبع اول ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء، دار صادر بیروت، جلد۳، صفحہ ۱۳۷/ البحوث السنية، صفحہ ۴۷﴾

۞ شیخ مصطفیٰ بن کمال الدین البکری صدیقی حنفی رحمته الله تعالیٰ علیه (متوفی ۱۱۶۲ھ/ ۱۷۴۹ء)

دمشق میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی، دو سو بائیس کتب کے مصنف۔ ﴿شیخ مصطفیٰ البکری کے حالات: الاعلام، جلد۷، صفحہ ۲۳۹/ سلک الدرر، جلد۴، صفحہ ۲۲۰ تا ۲۲۹/ عجائب الآثار، جلد۱، صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۲/ فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۴/ فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ ۲۷۳، ۲۸۷، ۳۰۵ تا ۳۰۶، ۳۰۹، ۳۱۳، ۴۲۸ تا ۴۲۹/ فهرست المخطوطات، جلد۱، صفحہ ۲۷۹، ۳۳۱، جلد۲، صفحہ ۱۵۰، ۱۶۷، جلد۳، صفحہ ۱۳۴، ۷۰/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكي الشريف، صفحہ ۲۰۳ تا ۲۰۴﴾

۞ شیخ محمد بن سالم حفناوی شافعی رحمته الله تعالیٰ علیه (متوفی ۱۱۸۱ھ/ ۱۷۶۸ء)

مصر کے گاؤں حفنہ میں پیدا ہوئے، جامعہ ازہر قاہرہ کے استاد، چند تصنیفات ہیں، آپ کے احوال پر آپ کے شاگردوں شیخ حسن مالکی شمہ اور شیخ محمد دمنھوری حلباوی نے کتب تصنیف کیں۔ ﴿شیخ محمد حفناوی کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ ۱۳۴ تا ۱۳۵/ سلک الدرر، جلد۴، صفحہ ۶۱/ عجائب الآثار، جلد۱، صفحہ ۴۶۰ تا ۴۸۲/ فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ ۳۵۳ تا ۳۵۵/ فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ ۱۵۴/ فهرست المخطوطات، جلد۱، صفحہ ۲۳۷، ۲۵۰، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۶۴، ۳۱۴، جلد۲، صفحہ ۱۱، ۶۸، جلد۳، صفحہ ۳۲/ فهرست المخطوطات، مصطلح الحديث، جلد۱، صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۸، ۱۱۸ تا ۱۱۹، ۱۳۳ تا ۱۳۴، ۱۹۴، ۲۳۷، ۲۳۸ تا ۲۸۶/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكي الشريف، صفحہ ۲۴۵﴾

۞ شیخ احمد بن محمد دردیر مالکی رحمته الله تعالیٰ علیه (متوفی ۱۲۰۱ھ/ ۱۷۹۶ء)

جامعی ازہر قاہرہ میں مدرس، مفتی مالکیہ، مجدد، متعدد تصنیفات ہیں، سلسلہ احمدیہ خلوتیہ آپ سے منسوب ہے۔ ﴿شیخ احمد دردیر کے حالات: الاعلام، جلد۱، صفحہ ۲۴۴/ حلية البشر، جلد۱، صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۸/ عجائب الآثار، جلد۲، صفحہ ۲۲۳ تا ۲۲۵/ فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ ۳۹۳ تا ۳۹۴/ فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ ۹۱، ۱۷۸، ۲۶۴، ۳۱۰/ فهرست المخطوطات، جلد۱، صفحہ ۹۹، جلد۳، صفحہ ۶۳، ۹۵/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكي الشريف، صفحہ ۲۶۹/ نزهة الفكر، جلد۱، صفحہ ۱۲۸ تا ۱۳۲﴾

۞ شیخ احمد بن محمد صلوی رحمته الله تعالیٰ علیه (متوفی ۱۲۴۱ھ/ ۱۸۲۵ء)

مصر کے مشہور فقیہ مالکی، مفسر، تفسیر جلالین پر آپ کا حاشیہ مطبوع و متداول ہے، امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نعتیہ قصیدہ ہمزیہ کے شارح، جس کے قلمی نسخے مکتبہ حرم مکی و قومی کتب خانہ قاہرہ میں محفوظ ہیں، نیز شیخ احمد دردیر کی بعض تصنیفات پر حواشی لکھے، مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ﴿شیخ احمد صاوی کے حالات: الاعلام، جلد۱، صفحہ ۲۴۶/ ثبت نعیمی، صفحہ ۶/ فهرست مخطوطات مكتبة مكة المكرمة، صفحہ ۲۸۹، ۳۵۹/ فهرست المخطوطات، جلد۱، صفحہ ۲۴۱، جلد۲، صفحہ ۸۷، ۱۷۶/ فهرست المخطوطات، مصطلح الحديث، جلد۱، صفحہ ۳۲/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكي

الشریف، صفحہ ۳۴۹/ نزھۃ الفکر، جلد ۱، صفحہ ۱۵۲ تا ۱۵۳/ نزھۃ الفکر فی مناقب مولانا محمد الجسر، صفحہ ۳۰﴾

شیخ سید محمد بن حسین کتبی حنفی مصری مہاجر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

ہجرت

عارف باللہ شیخ سید محمد بن حسین کتبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرشد گرامی شیخ احمد صاوی مالکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سید محمد کتبی کی تربیت بطور خاص اس نہج پر کی ہے کہ وہ اہل حرمین شریفین کی تربیت ورہنمائی کرسکیں، لیکن خود سید محمد کتبی نے مرشد کی قربت کے علاوہ اپنے والد گرامی کی خدمت کے مقاصد کو بھی پیش رکھا، تا آنکہ شیخ احمد صاوی حج وزیارت کے لئے گئے تو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور چند برس بعد ۱۴/صفر ۱۲۵۴ھ میں سید کتبی کے والد گرامی نے بھی انتقال کیا، تب آپ نے افراد خانہ سمیت حرمین شریفین کی راہ لی اور حج وزیارت کی ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ مقیم ہوگئے اور وہاں حکومت کی طرف سے مستقل قیام کی اجازت کے لئے ایک درخواست لکھ کر دارالخلافہ استنبول روانہ کی اور خود وہیں پر اس کے جواب کا انتظار کرنے لگے، اب وہ لمحہ آگیا تھا کہ آپ کے مرشد گرامی کی آرزو پوری ہو اور اہل حرمین شریفین آپ سے مستفیض ہوں، چنانچہ کوئی قانون آڑے نہیں آیا اور حکومت نے آپ کو مکہ مکرمہ میں مستقل سکونت کی اجازت کے علاوہ اعلیٰ دینی مناصب پیش کئے، ایک قول ہے کہ آپ نے ۱۲۵۵ھ/ ۱۸۳۹ء میں جب کہ دوسرے کے مطابق ۱۲۵۸ھ میں ہجرت اختیار کی، اکثر تذکرہ نگاروں نے اول الذکر سال کو ترجیح دی ہے۔

عملی زندگی

ہجرت سے قبل آپ جامعہ ازہر قاہرہ میں استاذ تعینات تھے اور وہاں طلباء ومریدین کا وسیع حلقہ تھا اور آپ درس وتدریس نیز رشد وہدایت میں مصروف تھے اور جب مکہ مکرمہ پہنچے تو مسجد حرم میں مدرس کے طور پر علم کی خدمت کا سلسلہ آگے بڑھایا، پھر ''مفتی احناف'' کا منصب جلیل آپ کے سپرد کیا گیا۔

مفتی احناف کا منصب

مفتی احناف مکہ مکرمہ کو سلطنت اسلامیہ میں کیا حیثیت حاصل تھی، یہ کب تشکیل پایا، اس پر کون سے علماء کرام تعینات رہے، خطہ ہند کے علماء ومشائخ سے ان مفتیان کرام کے تعلق وروابط کی کیا نوعیت تھی، اس دوران مکہ مکرمہ شہر کن ممالک کی حدود میں شامل رہا؟ اس بارے میں، مختصر معلومات یہاں پیش ہیں، یہ منصب عثمانی حکومت کے آغاز پر تشکیل دیا گیا اور پھر جب تک اس کی حیثیت باقی رہی، یہ مقدس خطہ حسب ذیل حکمران خاندانوں کے عہد سے گزرا:

- پہلا عہد عثمانی یہ ۹۲۳ھ/ ۱۵۱۷ء سے ۱۲۲۰ھ/ ۱۸۰۶ء تک کے عرصہ پر محیط تھا، جس دوران خلافت عثمانیہ کا دارالحکومت استنبول میں واقع تھا۔
- پہلا سعودی عہد ۱۲۲۰ھ/ ۱۸۰۶ء سے ۱۲۱۸ھ/ ۱۸۱۳ء تک مکہ مکرمہ پر نجد کا ال سعود خاندان قابض رہا، جس دوران کا آبائی گاؤں درعیہ دارالحکومت تھا۔
- دوسرا عثمانی عہد ۱۲۲۸ھ/ ۱۸۱۳ء سے ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء تک یہ شہر مقدس پھر سے خلافت عثمانیہ میں شامل رہا۔
- ہاشمی عہد ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء سے ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء تک وہاں پر اردن کے موجودہ شاہی خاندان کی حکمرانی رہی اور مکہ مکرمہ ہی ان کا دارالحکومت تھا۔

خلافت عثمانیہ ایک عظیم الشان اسلامی سلطنت تھی، اس کی حدود تین براعظم افریقہ، ایشیا و یورپ تک پھیلی ہوئی تھیں اور اس وسیع وعریض سلطنت میں دینی شعبہ کو احسن طریقہ سے فعال رکھنے کے لئے ملک کے تمام بڑے شہروں میں جو مناصب مقرر کئے گئے تھے، انہی میں ایک ''مفتی'' کا منصب تھا، اس ضمن میں ملک کے دیگر مقامات کے برعکس مکہ مکرمہ میں چاروں فقہی مذاہب سے بیک وقت ایک ایک مفتی مقرر کئے جاتے تھے اور ملک بھر میں رائج اس نظام میں ''مفتی احناف مکہ مکرمہ'' کی حیثیت سب پر فوقیت رکھتی تھی اور وہ ملک کے مفتی اعظم ہوتے تھے، ان مفتیان کرام کے جاری کردہ فتاویٰ، نیز ان کی آراء کو حکومتی حلقوں، عدالت اور اسلامی دنیا میں بڑی اہمیت ووقار حاصل تھا اور ملک بھر کے جملہ مذہبی ادارے ''شیخ الاسلام'' نامی منصب کے تحت کام کرتے تھے، جو دارالخلافہ استنبول میں رہتے۔

ان دنوں ملک مصر عثمانی حدود میں شامل تھا اور غلاف کعبہ ہر سال مصر میں تیار کر کے حج کے ایام میں ایک عظیم الشان جلوس کے ہمراہ مکہ مکرمہ لایا جاتا، جس کے ساتھ ایک خلعت فاخرہ بھی لائی جاتی، جو اس جلوس کے قائد اور گورنر مکہ مکرمہ اس وقت کے ''مفتی احناف'' کو پہناتے۔ ﴿مختصر نشر النور، صفحہ۲۵۲، ۲۸۱ تا ۲۸۲﴾

اس منصب پر ۹۲۳ھ سے ۱۳۴۳ھ تک مختلف اوقات میں جو علماء کرام تعینات رہے وہ اپنے دور کے جلیل القدر فقہاء، محدثین، مفسرین اور صوفیاء میں سے ہوئے، ذیل میں ان سب کے اسماء گرامی درج ہیں اور حاشیہ میں ان کتب کی نشان دہی کر دی گئی ہے، جن میں ان کے احوال و آثار مذکور ہیں:

شیخ محمد قطب الدین بن احمد علاء الدین نهر والی نقشبندی رحمته الله تعالیٰ علیه (۹۱۷ھ۔ ۹۹۰ھ/ ۱۵۱۱ء۔ ۱۵۸۲ء) اولین مفتی احناف، احمد آباد، صوبہ گجرات (ہندوستان) کے باشندے لیکن لاہور میں پیدا ہوئے اور بچپن میں والد گرامی کے ہمراہ مکہ مکرمہ ہجرت کی، الاعلام فی اخبار بیت الله الحرام المعروف بہ تاریخ قطبی، مطبوع اور البرق الیمانی فی الفتح العثمانی، مطبوع کے مصنف، شیخ ابن دیبع زبیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد۔ ﴿شیخ قطب الدین نہروالی کے حالات: تاریخ مکة، احمد سباعی، طبع چہارم ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۷۹ء، مطبوعات نادی مکۃ الثقافی مکہ مکرمہ، صفحہ۴۷۳/ التاریخ والمؤرخون بمکة، من القرن الثالث الهجری الی القرن الثالث عشر، ڈاکٹر محمد حبیب ھیلہ، طبع اول ۱۹۹۴ء، الفرقان اسلامک ہریٹج فاؤنڈیشن مکہ مکرمہ ولندن، صفحہ۲۴۲ تا ۲۵۳/ المکتبات الخاصة فی مکة المکرمة، ڈاکٹر عبداللطیف بن عبداللہ دہیش مکی، طبع اول ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۹۸۸ء، مکتبة النهضة مکہ مکرمہ، صفحہ۱۴ تا ۱۷/ نزهة الخواطر، حکیم عبدالحی ندوی وابوالحسن علی ندوی، طبع اول ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء، دار ابن حزم بیروت، صفحہ۴۰۵ تا ۴۰۶/ نظم الدرر فی اختصار نشر النور والزهر فی تراجم افاضل مکة، شیخ عبداللہ بن محمد غازی ہندی مکی، مخطوط بخط مصنف کا عکس مخزونہ بہاء الدین زکریا لائبریری ضلع چکوال، صفحہ۱۴/ اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۷۴ تا ۷۷۵/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۶ تا ۷/ تکملہ حدائق الحنفیة، صفحہ۵۲۲ تا ۵۲۵/ فهرس الفهارس، جلد۲، صفحہ۹۴۴ تا ۹۶۱/ فهرست مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۴۵۷/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۹۵ تا ۳۹۸/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۴۹۷﴾

شیخ جار الله بن امین الدین ظهیره مخزومی رحمته الله تعالیٰ علیه (متوفی ۹۸۶ھ/ ۱۵۷۸ء) صاحب **فتاویٰ ابن ظهیرة**، مخطوط مخزونہ مکتبہ اوقاف بغداد، مکتبہ جامعہ ازہر قاہرہ ومیونخ لائبریری جرمنی، **والجامع الطیف فی فضل مکة واهلها وبناء البیت الشریف**، مطبوع، شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے آپ کے فرزند شیخ علی بن جار اللہ ظہیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شاگردی اختیار کی۔ ﴿شیخ جار اللہ ظہیرہ مخزومی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۱۰۹/ الاعلام، جلد۲، صفحہ۲۳۹، جلد۷، صفحہ۵۹ تا ۶۰/ التاریخ والمؤرخون بمکة، صفحہ۲۳۶ تا ۲۳۷/ حدائق الحنفیة، صفحہ۳۳۶/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۵۱ تا ۱۵۲﴾

شیخ عبدالکریم بن محب الدین قطبی قادری رحمته الله تعالیٰ علیه (۹۶۱ھ۔ ۱۰۱٤ھ/ ۱۵۵٤ء۔ ۱٦۰۵ء) اول الذکر کے بھتیجا، احمد آباد میں پیدا ہوئے اور بچپن میں اپنے والد کے ہمراہ مکہ مکرمہ ہجرت کی، علامہ ابن حجر ہیتمی مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد۔ ﴿شیخ عبدالکریم احمد آبادی مکی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۷۲/ التاریخ والمؤرخون بمکة، صفحہ۲۶۵ تا ۲۶۷/ تکملہ حدائق الحنفیة، صفحہ۵۲۴ تا ۵۲۵/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۸۰ تا ۲۸۳/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۴۱۲/ نزهة الخواطر، صفحہ۵۷۳/ نظم الدرر، صفحہ۴۱ تا ۴۲﴾

شیخ اکمل الدین بن عبدالکریم قطبی شهید رحمته الله تعالیٰ علیه (۹۸۸ھ۔۱۰۱۹ھ/ ۱۵۸۰ء۔ ۱٦۱۱ء) آخر الذکر مفتی کے فرزند۔ ﴿شیخ اکمل الدین شہید کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۷۱/ التاریخ والمؤرخون بمکة، صفحہ۲۹۱/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۳۲ تا ۱۳۳/ نظم الدرر، صفحہ۲۸﴾

شیخ عبدالرحمن بن عیسیٰ عمری مرشدی شهید رحمته الله تعالیٰ

علیہ (٩٧٥ھ۔١٠٣٧ھ/ ١٥٦٧ء۔١٦٢٨ء) صاحب تصانیف عدیدہ، شیخ سید غضنفر گجراتی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیز مولانا حمید الدین سندھی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد۔ ﴿شیخ عبدالرحمٰن مرشدی شہید کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۷۰تا۸۷۱/ الاعلام، جلد۳، صفحہ۲۲۱/ التاریخ والمؤرخون بمکۃ، صفحہ۳۰۶تا۳۰۷/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۵۰تا۲۵۵/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ۳۵۰/ نظم الدرر، صفحہ۳۸تا۳۹﴾

شیخ حنیف الدین بن عبدالرحمن مرشدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی١٠١٧ھ۔١٠٦٧ھ/ ١٦٠٨ء۔١٦٥٧ء) مولانا رحمت اللہ سندھی مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دو تصنیفات کے شارح۔ ﴿شیخ حنیف الدین مرشدی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۶۸/ الاعلام، جلد۲، صفحہ۲۸۷/ التاریخ والمؤرخون بمکۃ، صفحہ۳۳۸تا۳۴۱/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۸۴تا۱۸۶/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ۳۵۰/ نظم الدرر، صفحہ۲۹تا۳۰﴾

شیخ محمد ابو عبداللہ الملقب بہ عبدالعظیم بن ملا فروغ موروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (٩٩٦ھ۔١٠٦١ھ/ ١٥٨٨ء۔١٦٥١ء) ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیز شیخ سید صبغت اللہ حسینی بروجی گجراتی شطاری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد جب کہ آخر الذکر کے بھتیجا سید محمد بن عبدالرحمٰن بیجاپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔ ﴿شیخ محمد فروخ کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۱۵۹تا۱۶۰، جلد۲، صفحہ۹۴۳تا۹۴۴/ التاریخ والمؤرخون بمکۃ، صفحہ۳۳۳تا۳۳۴/ فہرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ، صفحہ۱۷، ۲۲۲، ۲۳۹، ۲۴۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۴۸۷تا۴۸۹/ نظم الدرر، صفحہ۵۸تا۵۹﴾

شیخ ابراھیم بن حسین بیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (١٠٢٠ھ۔١٠٩٩ھ/ ١٦١١ء۔١٦٨٨ء) مولانا رحمت اللہ سندھی کی تصنیف المناسک کے شارح، صاحب تصانیف کثیرہ۔ ﴿شیخ ابراہیم بیری کے حالات: معجم المطبوعات العربیۃ فی المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، علی جواد طاہر، طبع دوم ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۹ء، دار الیمامہ ریاض، جلد۱، صفحہ۲۱۸/ اعلام المکیین، جلد، صفحہ۲۶تا۲۷/ الاعلام، جلد۱، صفحہ۳۶تا۳۷/ التاریخ والمؤرخون بمکۃ، صفحہ۳۶۲تا۳۶۴/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ۴۴۴/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۹تا۴۴/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ۴۱تا۴۲/ نظم الدرر، صفحہ۲۰﴾

شیخ ام ام الدین بن احمد بن عیسیٰ مرشدی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی١٠٨٥ھ/ ١٦٧٤ء) عارف باللہ شیخ سید عبدالرحمٰن محجوب مکناسی مغربی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اہم خلیفہ۔ ﴿شیخ امام الدین مرشدی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۶۷/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۳۳تا۱۳۴﴾

شیخ سید صادق بن احمد بادشاہ حسینی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی١٠٩٧ھ/ ١٦٨٦ء) صاحب تصانیف۔ ﴿شیخ سید صادق بادشاہ کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۲۵۳تا۲۵۴/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۱۱تا۲۱۲/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ۱۸۲/ نظم الدرر، صفحہ۳۵﴾

شیخ عبداللہ بن محمد عبدالعظیم فروخ موروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی١٠٩٠ھ/ ١٦٧٩ء۔ تقریباً) آپ نے ۱۰۸۷ھ میں علامہ تمرتاشی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف "فتاویٰ الغزی التمرتاشی" کا ایک نسخہ اپنے لئے کتابت کرایا تھا، یہی نسخہ آئندہ دور میں ہندوستان میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذاتی ذخیرہ کتب میں محفوظ تھا، جس پر مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحقیق وتصحیح وتخریج کا کام انجام دے کرا سے مطبع اہل سنت بریلی سے ۱۳۳۳ھ میں شائع کرایا۔ ﴿شیخ عبداللہ فروخ کے حالات: ماہنامہ معارف رضا کراچی، شمارہ فروری ۲۰۰۰ء، صفحہ۹تا۱۰/ اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۲۶/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۱۳تا۳۱۴/ نظم الدرر، صفحہ۴۳تا۴۴﴾

شیخ عبداللہ بن شمس الدین عتاقی زادہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰۴۵ھ۔۱۱۰۸ھ/ ۱۶۳۵ء۔۱۶۹۷ء) صاحب فتاویٰ عتاقی، نیز مکتوبات امام ربانی کی بعض عبارات پر کئے گئے اعتراضات کے جواب میں ایک رسالہ تصنیف کیا، جو مطبوع ہے۔ ﴿شیخ عبداللہ عتاقی زادہ کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۶۵/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۰۸تا۳۰۹/ نزھۃ الفکر، جلد۲، صفحہ۶۲/ نظم الدرر، صفحہ۹۲تا۹۳﴾

شیخ عبدالقادر بن ابوبکر صدیقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰۸۰ھ۔۱۱۳۸ھ/ ۱۶۶۹ء۔۱۷۲۵ء) مجموعہ فتاویٰ تین جلدوں میں ہے، صاحب تصانیف کثیرہ، مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔ ﴿شیخ عبدالقادر بن ابوبکر صدیقی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۰۶تا۶۰۷/ سلک الدرر، جلد۳، صفحہ۵۶/ فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۱۷۱/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۶۴تا۲۶۷/ نزھۃ الفکر، جلد۲، صفحہ۲۰۸تا۲۰۹/ نظم الدرر، صفحہ۸۵تا۸۸﴾

شیخ یحییٰ بن عبدالقادر صدیقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی۱۱۴۱ھ/ ۱۷۲۸ء) اورینٹل لائبریری بانکی پور (پٹنہ، صوبہ بہار۔انڈیا) میں آپ کی تصنیف طارف **المجد وتالاہ، فی مدح بہ السیر الوالدوالدہ** کا قلمی نسخہ محفوظ ہے۔ ﴿شیخ یحییٰ بن عبدالقادر صدیقی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۱۱/ التاریخ والمؤرخون بمکۃ، صفحہ۳۹۰تا۳۹۱/ مختصر نشر النور، صفحہ۵۱۵تا۵۱۶/ نظم الدرر، صفحہ۱۰۸﴾

شیخ تاج الدین بن عبدالمحسن قلعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی۱۱۴۹ھ/ ۱۷۲۸ء) علوم حدیث وفقہ پر کتب کے مصنف، نیز شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔ ﴿شیخ تاج الدین قلعی کے حالات: اعلام الحجاز فی القرن الرابع عشر للھجرۃ وبعض القرون الماضیۃ، محمد علی مغربی، طبع اول۱۴۱۰ھ مطابق۱۹۹۰ء، مطبع المدنی قاہرہ، جلد۳، صفحہ۶۳تا۶۴/ اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۷۶تا۷۷۷/ تاریخ مکۃ، صفحہ۳۸۹تا۳۹۰/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ۴۵۹تا۴۶۰/ فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۹۷تا۹۸/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۴۸تا۱۴۹/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ۳۱۳/ نزھۃ الفکر، جلد۱، صفحہ۲۴۳/ نظم الدرر، صفحہ۷۸﴾

شیخ عبدالمنعم بن تاج الدین قلعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی۱۱۷۴ھ/ ۱۷۶۱ء) صاحب **حاشیۃ علی شرح العینی علی متن الکنز** جو حجاز مقدس میں متداول رہا۔ ﴿شیخ عبدالمنعم قلعی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۷۹/ الاعلام، جلد۴، صفحہ۱۶۸/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۳۱/ نظم الدرر، صفحہ۹۴﴾

شیخ علی بن عبدالقادر صدیقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی۱۱۸۷ھ/ ۱۷۷۳ء)۔ ﴿شیخ علی بن عبدالقادر صدیقی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۰۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۷۳/ نزھۃ الفکر، جلد۲، صفحہ۲۴۴﴾

شیخ عبدالقادر بن یحییٰ بن عبدالقادر صدیقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی۱۱۹۱ھ/ ۱۷۷۷ء) مسند حجاز شیخ حسن بن علی عجیمی مکی حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسہ۔ ﴿شیخ عبدالقادر بن یحییٰ صدیقی کے حالات: اہل الحجاز﴾

شیخ عبدالملک بن عبدالمنعم بن تاج الدین قلعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی۱۲۲۸ھ/ ۱۸۱۳ء) مجموعہ فتاویٰ تین جلدوں میں ہے، کنز الدقائق کے شارح۔ ﴿شیخ عبدالملک قلعی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۷۸/ تاریخ مکۃ، صفحہ۴۷۰/ حدائق الحنفیۃ، صفحہ۴۸۳/ حلیۃ البشر، جلد۲، صفحہ۱۰۴۴/ سیر وتراجم، صفحہ۱۷۰/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۲۹تا۳۳۰/ معجم المطبوعات العربیۃ فی المملکۃ، جلد۱، صفحہ۲۹۰/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ۳۱۳/ نزھۃ الفکر، جلد۲، صفحہ۹۳تا۹۴/ نظم الدرر، صفحہ۱۳۶تا۱۳۷﴾

شیخ عمر بن عبدالکریم بن عبدالرسول عطار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۱۸۵ھ۔۱۲۴۷ھ/ ۱۷۶۹ء۔۱۸۳۱ء) شاہ محمد اسحاق دہلوی مہاجر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا علی بن احمد گوپاموی المعروف بہ ارتضا علی خان مدراسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا محمد حیدر لکھنوی حیدرآبادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا محمد اکرم لاہوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔ ﴿شیخ عمر عطار کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۱۱۸تا۱۱۹/ التاریخ والمؤرخون بمکۃ، صفحہ۴۱۱تا۴۱۲/ سیر وتراجم، صفحہ۶۲ حاشیہ/ فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۷۹۶تا۷۹۷/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۷۸تا۳۸۰/ نزہۃ الفکر، جلد۲، صفحہ۳۰۲تا۳۰۳/ نظم الدرر، صفحہ۱۴۰تا۱۴۲﴾

شیخ عبدالحفیظ بن درویش بن محمد بن حسن عجیمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی۱۲۴۶ھ/ ۱۸۳۰ء) صاحب فتاویٰ عجیمیہ، علامہ سید محمد مرتضیٰ بلگرامی زبیدی مصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نیز مولانا محمد ہاشم ٹھٹھوی کے شاگرد اور شاہ محمد اسحاق دہلوی و مولانا محمد حیدر لکھنوی کے استاد۔ ﴿شیخ عبدالحفیظ عجیمی کے حالات: مکہ مکرمہ کے عجیمی علماء، عبدالحق انصاری، طبع اول ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۰۰۳ء، بہاء الدین زکریا لائبریری، ضلع چکوال، صفحہ۵۷تا۸۴﴾

شیخ عبداللہ بن محمد محجوب میر غنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء) صوفیاء کا سلسلہ میر غنیہ آپ سے جاری ہوا۔ ﴿شیخ سید عبداللہ میر غنی کے حالات: اہل الحجاز، صفحہ۳۲۱تا۳۲۲/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۲۲تا۳۲۳/ نزہۃ الفکر، جلد۲، صفحہ۹۴تا۹۵﴾

شیخ سید محمد بن حسین کتبی خلوتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ جمال بن عبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۸ء)

صاحب فتاویٰ جمالیہ، مولانا عبدالقادر بدایونی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا عبید اللہ بدایونی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا عبدالحلیم لکھنوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا برحان الحق انصاری لکھنوی رحمتہ اللہ تعالیٰ اور مفتی سعد اللہ مراد آبادی کے استاد۔ ﴿شیخ جمال کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۶۸تا۶۹/ الاعلام، جلد۲، صفحہ۱۳۴تا۱۳۵/ التاریخ والمؤرخون بمکۃ، صفحہ۴۲۰/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۶۱تا۱۶۲/ نزہۃ الفکر، جلد۱، صفحہ۲۶۸تا۲۷۲/ نظم الدرر، صفحہ۱۱۸تا۱۱۹﴾

شیخ عبدالرحمن بن عبداللہ سراج رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۴۹ھ۔۱۳۱۴ھ/ ۱۸۳۳ء۔۱۸۹۶ء) صاحب فتاویٰ ضوء السراج، مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد، مولانا نور احمد امرتسری نقشبندی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولانا احمد رضا خاں قادری بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ کے استاد۔ ﴿شیخ عبدالرحمٰن سراج کے حالات: سالنامہ معارف رضا کراچی، شمارہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء، صفحہ۱۶۵تا۱۸۱/ اعلام الحجاز، جلد۳، صفحہ۳۳۹تا۳۹۳/ اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۹۷تا۳۹۸/ تاریخ مکۃ، صفحہ۵۹۰/

مختصر نشر النور، صفحہ۲۳۳تا۲۳۴/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ۳۰۵/ نزہۃ الفکر، جلد۲، صفحہ۱۴۲تا۱۴۳/ نظم الدرر، صفحہ۱۸۳تا۱۸۴﴾

شیخ سید احمد بن عبداللہ میر غنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۵ء۔ سن وفات کہیں مذکور نہیں تاہم ۱۲۹۸ھ میں یہ منصب سنبھالا)، شیخ عبدالستار بن عبدالوہاب دہلوی مکی کے استاد۔ ﴿شیخ سید احمد میر غنی کے حالات: نشر المآثر فی ادرکتہ من الاکابر، شیخ عبدالستار دہلوی مکی، مخطوط بخط مصنف کا عکس مخزونہ بہاء الدین زکریا لائبریری ضلع چکوال، صفحہ۲۱/ اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۴۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۱۸تا۱۱۹/ نظم الدرر، صفحہ۱۶۳تا۱۶۴﴾

شیخ عباس بن جعفر صدیق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۴۱ھ۔۱۳۲۰ھ/ ۱۸۲۵ء۔۱۹۲۰ء) شیخ عبدالستار دہلوی کے استاد۔ ﴿شیخ عباس صدیق کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۷۶/ اہل الحجاز، صفحہ۲۸۰/ سیر وتراجم، صفحہ۱۷۳/ فہرس الفہارس، جلد۲، صفحہ۶۸۶/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۲۸/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ۳۵۲/ نشر المآثر، صفحہ۶تا۱۱/ نظم الدرر، صفحہ۱۸۵تا۱۸۶﴾

شیخ عبداللہ بن عباس بن جعفر صدیق رحمتہ اللہ تعالیٰ

علیہ (۱۲۷۰ھ۔۱۳۲۵ھ/ ۱۸۵۴ء۔۱۹۰۷ء) مولانا احمد رضا خاں بریلوی سے ملاقات ہوئی۔ ﴿شیخ عبداللہ صدیق کے حالات: الملفوظ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، جلد۲، صفحہ۱۳۷تا۱۳۸/ اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۷۷/ سیر وتراجم، صفحہ۱۴۳/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۰۴تا۳۰۵/ نثر المآثر، صفحہ۱۱/ نظم الدرر، صفحہ۱۹۸تا۱۹۹﴾

شیخ محمد صالح بن صدیق کمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۶۳ھ۔ ۱۳۳۲ھ/ ۱۸۴۷ء۔۱۹۱۴ء)

صاحب تصانیف، مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے شاگرد، مولانا غلام دستگیر قصوری لاہوری نقشبندی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف تقدیس الوکیل کے مقرظ، مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے شاگرد وخلیفہ، نیز ان کی تین تصنیفات کے مقرظ۔ ﴿شیخ محمد صالح کمال کے حالات: سالنامہ معارف رضا کراچی، شمارہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹۹۹ء، صفحہ۱۹۵تا۱۹۶/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، محمد صادق قصوری و پروفیسر مجید اللہ قادری، طبع ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۹۹۲ء، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، صفحہ۹۲تا۱۰۱/ اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۰۷تا۸۰۸/ اهل الحجاز، صفحہ۲۸۲/ تاریخ مکۃ، صفحہ۵۹۰/ سیر وتراجم، صفحہ۲۳۳تا۲۳۵/ فهرس مخطوطات مکتبۃ مکۃ المکرمۃ، صفحہ۱۷۵/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۱۹/ الملفوظ، جلد۲، صفحہ۱۲۷/ نظم الدرر، صفحہ۱۸۲تا۱۸۳﴾

شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن بن عبداللہ سراج رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۹۶ھ۔۱۳۶۸ھ/ ۱۸۷۹ء۔۱۹۴۸ء)

فاضل بریلوی کی تصنیف الدولۃ المکیۃ کے مقرظ، مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی میرٹھی مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔ ﴿شیخ عبداللہ سراج کے حالات: معارف رضا، شمارہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء، صفحہ۱۷۱تا۱۸۱/ شمارہ ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۰۰۲ء، صفحہ۱۶۷/ اعلام الحجاز، جلد۳، صفحہ۳۷۴تا۳۹۳/ اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۴۹۹تا۵۰۰/ تاریخ مکۃ، صفحہ۵۹۰/ نثر الدرر، صفحہ۴۷﴾

۱۳۴۳ھ میں مفتی شیخ عبداللہ سراج ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے قاہرہ گئے ہوئے تھے کہ آل سعود خاندان نے ایک صدی بعد پھر سے مکہ مکرمہ و پورے حجاز مقدس پر قبضہ کرکے اسے مملکت سعودی عرب میں شامل کرلیا اور وہاں پر چار صدیوں سے رائج یہ نظام یک سر موقوف کردیا اور اختلاف عقیدہ کی بنا پر بعض اکابر علماء کے قتل تک سے گریز نہیں کیا، ان حالات میں شیخ عبداللہ سراج نے قاہرہ سے عمان کی راہ لی، جہاں اردن کے وزیر اعظم بنائے گئے اور پھر عمر بھر لوٹ کر وطن نہیں گئے، حتیٰ کہ وہیں وفات پائی، اس طرح آپ تیسویں و آخری مفتی احناف ثابت ہوئے، ادھر سعودی حکومت نے مکہ مکرمہ کی علمی و مرکزی حیثیت ختم کردی اور مفتی اعظم کا منصب تشکیل دے کر ان کا دفتر اپنے نئے دار الحکومت ریاض میں بنایا اور اس پر نجد کے وہابی علماء تعینات کئے جانے لگے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

شیخ کتبی بحیثیت مفتی احناف

۱۲۶۴ھ/ ۱۸۴۸ء کا واقعہ ہے کہ عثمانی خلیفہ نے سلطان عبدالمجید خان (۱۲۳۷ھ۔۱۲۷۷ھ/ ۱۸۲۲ء۔۱۸۶۱ء) گورنر مکہ مکرمہ سید محمد بن عبدالمعین بن عون حسنی ﴿گورنر سید محمد عون (متوفی ۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۸ء) کے حالات: الاعـــــلام، جلد۶، صفحہ۲۴۷تا۲۴۸/ تاریخ مکۃ، صفحہ۵۱۸تا۵۳۱﴾ اور ان کے بیٹوں کو ایک لشکر کی قیادت سونپ کر خطہ نجد و عسیر اور یمن میں برپا شورش ختم کرنے کی مہم پر روانہ کیا اور ساتھ ہی صوبہ حجاز کے گورنر حسیب پاشا کو حکم دیا کہ وہ ان کی واپسی تک مکہ مکرمہ کے انتظامی امور بھی اپنے پاس رکھیں، اس پر پاشا نے وہاں پر مفتیان مزاہب اربعہ کے مناصب پر کام کرنے والے علماء کی مجلس تشکیل دے کر ان کی مدد سے اس شہر مقدس کا انتظام وانصرام جاری رکھا، ان دنوں شیخ سید عبداللہ بن محمد محجوب میر غنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی احناف تھے، ۱۲۶۵ھ میں گورنر پاشا نے مکہ مکرمہ میں حکومت کی وقف اراضی سے متعلق ایک علمی گھرانہ کی شخصیت سید عبداللہ بن عقیل شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ﴿سید عبداللہ بن عقیل بعد ازاں ۱۲۷۱ھ میں ''شیخ السادۃ العلویۃ'' کے منصب پر تعینات ہوئے۔﴾ کے مقدمہ میں اپنی پسند و مصلحت کا فیصلہ کرنا چاہا تو مفتی میر غنی نے اس کے ارادوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا، اس پر گورنر پاشا نے انہیں مفتی کے منصب سے معزول کردیا، شیخ عبداللہ بن محمد صالح مرداد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۱۰ھ۔۱۲۷۱ھ/ ۱۷۹۵ء۔۱۸۵۵ء) ان دنوں مفتی احناف کے نائب تھے ﴿شیخ عبداللہ مرداد کے حالات: معارف رضا، شمارہ ۲۰۰۰ء، صفحہ۶۱تا۶۲/ اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۵۷/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۱۹تا۳۲۱/ نظم الدرر،

صفحہ۱۴۳تا۱۴۴﴾ چنانچہ گورنر نے یہ منصب ان کے سپرد کرنا چاہا لیکن انہوں نے یہ پیش کش قبول نہیں کی۔ ﴿شیخ عبداللہ مرداد کے فرزند شیخ احمد ابوالخیر مرداد نے ۱۳۲۴ھ میں فاضل بریلوی کی دو تصنیفات پر تقاریظ لکھیں۔﴾

اس پر گورنر حسب پاشا نے شیخ سید محمد بن حسین کتبی کو مفتی احناف نامزد کیا، آپ نے اس کے فرائض منصبی ادا کرنا شروع کیے لیکن گورنر کے عزائم کو پورا نہیں کیا حتیٰ کہ اسی صورت حال میں کئی ماہ بیت گئے اور آخر کار شیخ کتبی و دیگر اکابر علماء واعیان نے اس معاملہ کی مکمل تفصیلات نیز اس کے بارے میں شرعی حکم قلم بند کر کے اس میں واضح کیا کہ گورنر کا یہ قول وعمل جائز نہیں، پھر یہ مراسلہ سید عبداللہ بن عقیل کے سپرد کیا گیا جو رات کے اندھیرے میں مکہ مکرمہ سے نکل کر دار الخلافہ استنبول جا پہنچے اور یہ تحریر خلیفہ کی خدمت میں پیش کی، جنھوں نے وہاں کے اکابر علماء کی مجلس منعقد کرنے اور انہیں اس کا جائزہ لینے کا حکم دیا، چنانچہ علماء استنبول نے تمام حالات پر مطلع ہو کر شیخ سید محمد بن حسین کتبی کے مؤقف کو درست قرار دیا، اس پر خلیفہ نے گورنر حسیب پاشا کو معزول کرنے کے احکامات جاری کرتے ہوئے عبدالعزیز پاشا کو نیا گورنر نامزد کیا اور ''شیخ الاسلام'' نے شیخ سید عبداللہ میرغنی کو واپس ان کے منصب مفتی احناف پر بحال کر دیا، یہ واقعہ ۱۲۶۶ھ کے آخر میں پیش آیا، یوں شیخ محمد کتبی تقریباً ایک برس تک اس منصب پر تعینات رہے ﴿تاریخ امراء المدینة المنورة، عارف احمد عبدالغنی، طبع اول ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۶ء، دار کنان دمشق، صفحہ ۴۱۵/ تاریخ مکة، صفحہ ۵۳۰﴾ اور شرعی حدود کی پاس داری کرتے ہوئے اس پیچیدہ صورت حال کو احسن طریقہ سے اپنے انجام تک پہنچایا۔

۱۲۷۳ھ میں شیخ میرغنی نے وفات پائی تو گورنر مکہ مکرمہ سید محمد بن عبدالمعین نے ان کی جگہ شیخ سید محمد بن حسین کتبی خلوتی کو دوبارہ مفتی احناف مقرر کیا، جس پر آپ اپنی وفات تک خدمات انجام دیتے رہے۔

تلامذہ وخلفاء

شیخ محمد کتبی سے جامعہ ازہر اور پھر مسجد حرم مکی نیز آپ کے گھر پر متعدد طلباء نے تعلیم کے علاوہ بیعت وخلافت نیز مختلف علوم میں سند روایت واجازت حاصل کی، آپ سے اخذ کرنے والی چند شخصیات کے اسماء گرامی وتعارف یہ ہے:

۞ شیخ سید احمد بن زینی دحلان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۳۱ھ۔۱۳۰۴ھ/ ۱۸۱۶۔۱۸۸۶ء)

شیخ العلماء ومفتی شافعیہ مکہ مکرمہ نیز مسجد حرم کے امام وخطیب ومدرس، رد وہابیت وغیرہ موضوعات پر متعدد کتب کے مصنف، پاک وہند کے لاتعداد علماء نے آپ سے اخذ کیا، جن میں مولانا عبدالحکیم لکھنوی، مولانا عبدالوہاب ویلوری قادری مالاباری، مولانا محمد حسین الہٰ آبادی چشتی، مولانا محمد نعیم لکھنوی، مولانا نور احمد امرتسری، مولانا احمد الدین چکوالی اور مولانا نقی علی خاں بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ شامل ہیں۔ ﴿شیخ سید احمد دحلان کے حالات: ماہنامہ العرب، ریاض، شمارہ مئی ۱۹۷۱ء، صفحہ ۸۶۴ تا ۸۶۸/ سالنامہ معارف رضا، شمارہ ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۲ء، صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۸/ رجال من مکة المکرمة، زہیر محمد جمیل کتبی، طبع ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۹۹۲ء، دار الفنون جدہ، جلد ۳، صفحہ ۱۸۸ تا ۱۹۶/ اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۵۹/ الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۱۲۹/ الاعلام الشرقیة، جلد ۱، صفحہ ۲۶۵ تا ۲۶۶/ تاریخ مکة، صفحہ ۵۸۷/ حلیة البشر، جلد ۱، صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۳/ فہرس الفہارس، جلد ۱، صفحہ ۳۹۰ تا ۳۹۲/ فہرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ ۷۳، ۷۹ تا ۸۰، ۹۴، ۱۵۵، ۲۵۰، ۲۷۶، ۲۶۴، ۲۷۴، ۲۷۳، ۲۸۱/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ ۶۸، ۳۱۴/ نشر المآثر، صفحہ ۱۰، ۱۱، ۴۸/ نزہة الفکر، جلد ۱، صفحہ ۱۸۶ تا ۱۹۰/ نظم الدرر، صفحہ ۱۵۹ تا ۱۶۰﴾

۞ شیخ سید حسن بن سلیم دجانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۴ء)

فلسطین کے شہر یافا میں مفتی احناف، ادیب وشاعر، بحر من بحور العلم، صاحب کرامات، حاشیہ علی الطائی، فقہ حنفی وغیرہ موضوعات پر چند تصانیف ہیں، آپ ۱۲۷۴ھ میں حجاز مقدس حاضر ہوئے تو شیخ محمد کتبی سے سلسلہ احمدیہ خلوتیہ میں خلافت پائی، یافا میں آپ کا مزار مشہور ہے۔ ﴿شیخ حسن دجانی کے حالات، حلیة البشر، جلد ۱، صفحہ ۵۲۱ تا ۵۲۵/ نزہة الفکر، جلد ۱، صفحہ ۲۹۰ تا ۲۹۱، جلد ۲، صفحہ ۱۷۶/ نزہة الفکر فی مناقب مولانا محمد الجسر، صفحہ ۶۰، ۱۶۱﴾

۞ شیخ حسن بن عبدالقادر طیب شہید حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ

علیہ(۱۲۵۵ھ۔۱۳۱۰ھ/ ۱۸۳۹۔۱۸۹۳ء)

مکہ مکرمہ کے اہم حنفی عالم، صاحب تصانیف، مدرس مسجد حرم، مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے شاگرد۔﴿شیخ حسن طیب کے حالات: اعلام المکیین ،جلد۲،صفحہ۶۴۵ تا۶۴۶/سیر وتراجم ،صفحہ۱۱۰حاشیہ/ مختصر نشر النور ،صفحہ۱۶۶ تا۱۶۷/نظم الدرر ،صفحہ۱۷۴۰﴾

۞ **شیخ سید حسین بن سلیم دجانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۰۲ھ۔۱۲۷۴ھ/ ۱۷۸۸۔۱۸۵۸ء)**

مفتی احناف یافا فلسطین، نعت گو شاعر، صاحب کرامات، متعدد تصانیف ہیں، صاحب فتاویٰ حسینیہ، جامعہ ازہر قاہرہ میں سید محمد کتھی سے فقہ حنفی میں اخذ کیا اور سلسلہ خلوتیہ وغیرہ میں مختلف مشائخ سے خلافت پائی، آپ حج وزیارت کے لئے گئے تو تمام مناسک کی ادائیگی کے بعد مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور قبرستان المعلیٰ میں قبر بنی۔﴿شیخ حسین دجانی کے حالات: الاعلام ،جلد۲، صفحہ۲۳۹/ حلیۃ البشر ،جلد۲،صفحہ۵۳۷تا۵۴۴/ نزھۃ الفکر فی مناقب مولانا محمد الجسر ،صفحہ۵۷،۱۶۷،۱۸۵، ۲۴۳تا۲۴۴﴾

۞ **شیخ حسین بن محمد بن مصطفیٰ منقارہ طرابلسی ازہری حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۵ء میں زندہ)**

طرابلس لبنان کے باشندے، معمر، مفتی اعظم مصر، قومی کتب خانہ قاہرہ میں آپ کی تصنیفات کے قلمی نسخے محفوظ ہیں۔﴿شیخ حسین منقارہ کے حالات: فھرس الفھارس ،جلد۲،صفحہ۹۳۴/ فھرس المخطوطات ،جلد۱،صفحہ۱۳۴/ فھرست المخطوطات، مصطلح الحدیث ،جلد۱،صفحہ۴۸﴾

۞ **شیخ سلیمان عتیبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(متوفی۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء)**

حنفی عالم، مدرس مسجد حرم مکی۔﴿شیخ سلیمان عتیبی کے حالات: اعلام المکیین ،جلد۲،صفحہ۶۵۸/ مختصر نشر النور ،صفحہ۲۰۸/ نظم الدرر ،صفحہ۱۲۳﴾

۞ **شیخ عباس بن جعفر صدیق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ**

مفتی احناف مکہ مکرمہ

۞ **شیخ عبدالرحمن بن عثمان جمال حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(متوفی۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء)**

مدرس مسجد حرم مکی، طائف میں وفات پائی، شیخ احمد ابوالخیر مرداد حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ماموں واستاد۔﴿شیخ عبدالرحمٰن جمال کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۴۲تا۳۴۳/ مختصر نشر النور ،صفحہ۲۴۰تا۲۴۱/ نظم الدرر ،صفحہ۱۲۹﴾

۞ **شیخ سید عبدالرحمن بن محجوب ابو حسین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء میں زندہ)**

آپ ۱۲۶۰ھ میں مصر کے علاقہ منوفیہ سے ہجرت کرکے مکہ مکرمہ پہنچے، جہاں سید محمد بن حسین کتھی کی شاگردی اختیار کی، بعد ازاں آپ کی پوتی سے شادی ہوئی، آپ کے بیٹے شیخ سید محمد مرزوقی ابوحسین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فاضل بریلوی سے خلافت پائی۔﴿شیخ سید عبدالرحمٰن ابوحسین کے حالات: الدلیل المشیر ،صفحہ۳۸۳تا۳۹۴/سیر وتراجم ،صفحہ۲۴۰تا۲۴۳/ مختصر نشر النور ،صفحہ۴۰۲تا۴۰۳/ نظم الدرر ،صفحہ۲۱۱تا۲۱۲﴾

۞ **شیخ سید عبدالقادر ابوریاح دجانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء)**

شیخ حسین دجانی کے خلیفہ و چچازاد بھائی و بہنوئی، ادیب وشاعر، صاحب کرامات، شیخ الاسلام کے لقب سے یاد کئے گئے، آپ ۱۲۷۴ھ میں حجاز مقدس حاضر ہوئے تو سید محمد کتھی سے مکہ مکرمہ میں سند روایت حاصل کی، صاحب تصانیف، علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبھانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ سے سلسلہ رفاعیہ میں اخذ کیا۔﴿شیخ عبدالقادر ابوریاح کے حالات: حلیۃ البشر ،

جلدا،صفحہ۱۷۱تا۲۷۳/ نزهة الفكر ،جلد۲،صفحہ۲۰۹تا۲۱۰/ نزهة الفكر فی مناقب مولانا محمد الجسر ،صفحہ۳۶،۶۰، ۱۶۱، ۱۸۸، ۲۰۴تا۲۰۸﴾

شیخ عبداللہ صوفی طرابلسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

مفتی اعظم شام سید محمد ابوالخیر بن احمد ابن عابدین دمشقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔﴿فهرس الفهارس ،جلدا، صفحہ۱۵۷، ۴۸۱/ جلد۲،صفحہ۷۵۳﴾

شیخ سید محمد بن مصطفیٰ الجسر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(۱۲۰۸ھ۔۱۲۶۲ھ/ ۱۷۹۳۔۱۸۴۶ء)

فقیہ حنفی، عارف کامل، ادیب وشاعر، صاحب تصانیف وکشف وکرامات، قطب زمانہ وغوث اوانہ، لبنان کے شہر طرابلس میں پیدا ہوئے اور فلسطین کے مقام لد میں مزار واقع ہے، آپ نے جامع ازہر قاہرہ میں شیخ سید محمد کتبی وغیرہ سے تعلیم اور شیخ احمد صاوی مالکی سے سلسلہ خلوتیہ میں خلافت پائی اور طویل عرصہ دارالخلافہ استنبول میں مقیم رہے، شیخ سید محمد کتبی نے ۱۵رشعبان ۱۲۳۸ھ کو قاہرہ میں آپ کے نام واسانید روایت واجازت جاری کیں اور ہجرت کے کچھ عرصہ بعد مکہ مکرمہ سے آپ کو خط ارسال کیا، جس میں اپنے تازہ احوال درج کئے، نزہۃ الفکر میں ان تینوں کے متن مذکور ہیں۔﴿شیخ محمد الجسر کے حالات: جامع کرامات اولیاء، شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، اردو ترجمہ پروفیسر سید ذاکر حسین شاہ چشتی سیالوی، طبع ۱۹۹۹ء، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، جلدا،صفحہ۸۸۷تا۸۹۲/ الاعلام، جلد۷،صفحہ۱۰۰/ نزهة الفكر فی منقاب مولانا العارف باللہ تعالیٰ قطب زمانه وغوث اوانه الشیخ محمد الجسر، کل صفحات ۲۷۱﴾

آپ کے بیٹے شیخ سید حسین الجسر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''الرسالة الحميدية فی حقيقة الديانة الاسلامية'' اور پوتے شیخ ندیم الجسر طرابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے ''قصة الايمان بين الفلسفة والعلم والقرآن'' جیسی یادگار کتب تصنیف کیں۔

شیخ سید محمد صالح بن محمد بن حسین کتبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ سید محمد طیب بن محمد بن احمد نیفر حسنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(۱۲۴۷ھ۔۱۳۴۵ھ/ ۱۸۳۱۔۱۹۲۷ء)

تیونس کے محدث ومسند، معمر، قاضی، چند تصنیفات ہیں، صاحب فہرس الفہارس علامہ سید عبدالحی کتانی مراکشی کے استاد۔ ﴿سید محمد طیب نیفر کے حالات: اتحاف الاخوان باختصار مطمح الوجدان فی اسانید الشیخ عمر حمد ان ،شیخ محمد یاسین فادانی، طبع دوم ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۵ء، دارالبصائر دمشق، صفحہ۴۷/ الاعلام ،جلد۷،صفحہ۷۹/ فهرس الفهارس ،جلدا، صفحہ۱۳۵﴾

علامہ سید محمد علاء الدین بن محمد امین عابدین حسینی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(۱۲۴۴ھ۔۱۳۰۶ھ/ ۱۸۲۸۔۱۸۸۹ء)

نائب مفتی احناف دمشق، قاضی، صوفیاء کے سلسلہ خلوتیہ کے مرشد، شاعر، خلیفہ عثمانی کے حکم پر فقہ حنفی پر تصنیف کی گئی ''مجلة الاحكام الشرعية'' کے رکن مصنف، نورالایضاح کے شارح، لیکن آپ کی سب سے اہم علمی خدمت یہ ہے کہ کہ اپنے والد گرامی کے قلم بند کردہ حاشیہ درمختار کو مکمل کر کے ''قرة عيون الاخيار بتكملة رد المحتار على الدر المختار'' کا نام دیا، جو مطبوع ومتداول ہے، حکومت نے متعدد ایوارڈ پیش کئے، چار بار حج وزیارت کے لئے گئے۔﴿علامہ سید علاء الدین عابدین کے حالات: تاريخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الهجری ،محمد مطیع الحافظ ونزار اباظہ، طبع اول ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء، دارالفکر دمشق ،جلدا، صفحہ۶۳ تا۶۷/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۷۰، جلد۷، صفحہ۷۵/ الاعلام الشرقية، جلد۲، صفحہ۴۸۱تا۴۸۲/ حلية البشر ،جلد۳، صفحہ۱۳۳۵تا۱۳۳۷﴾

شیخ محمد بن علی کنانی شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۳۰ھ۔۱۳۰۸ھ/ ۱۸۱۵۔۱۸۹۱ء)

مصر کے گاؤں مت کنانہ میں پیدا ہوئے، جامعہ ازہر قاہرہ میں شیخ الاسلام ابراہیم باجوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ اکابرین سے تعلیم پائی، پھر ۱۲۶۱ھ میں مکہ مکرمہ ہجرت کی، جہاں شیخ سید محمد بن حسین کتبی وغیرہ سے اخذ کیا اور مسجد حرم میں مدرس تعینات ہوئے، نیز باب السلام کے نزدیک کتابوں کی دکان قائم کی، آپ صاحب ثروت تھے، مکہ مکرمہ میں وفات پائی، فاضل بریلوی کی تصنیفات کے مقرظ شیخ الخطباء والائمہ مسجد حرم مکی شیخ احمد ابوالخیر مرداد حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سُسر، فاضل بریلوی کے خلیفہ ونشر النور کے مصنف شیخ الخطباء والائمہ جسٹس شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نانا۔﴿شیخ محمد کنانی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۱۱تا۸۱۲/ مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۸تا۴۷۹/ نظم الدرر، صفحہ۲۰۵﴾

شیخ محمد علی ظاهر وتری رحمته الله تعالیٰ علیه(۱۲۶۱ھ۔۱۳۲۲ھ/ ۱۸۴۵ء۔۱۹۰۴ء)

مدینہ منورہ کے محدث، مسند فقیہ حنفی، سیاح، صاحب تصانیف، مسجد نبوی میں علم حدیث کے مدرس، آپ ۱۳۱۳ھ میں بخارا وسمرقند گئے اور امام المحدثین شیخ محمد بن اسماعیل بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضری دی، آپ نے رد وہابیت پر ایک کتاب تصنیف کی، جس کا قلمی نسخہ مراکش کے شہر رباط کے مرکزی کتب خانہ میں محفوظ ہے، شیخ عبدالغنی مجددی دہلوی مہاجر مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاص شاگرد، مولانا غلام دستگیر قصوری کی کتاب "تقدیس الوکیل" پر آپ کی تقریظ درج ہے۔﴿شیخ محمد علی وتری کے حالات: معجم الشیوخ، المدهش المطرب، شیخ عبدالحفیظ فاسی، طبع ۱۳۵۰ھ مطابق ۱۹۳۱ء، مطبع وطنیہ فاس مراکش، جلد۲، صفحہ۱۲۱تا۱۲۶/ معجم الموضوعات المطروقة، فی التالیف الاسلامی وبیان ما الف فیها، شیخ عبداللہ بن محمد حبشی یمنی، طبع ۲۰۰۰ء، کلچرل فاؤنڈیشن ابوظہبی، جلد۲، صفحہ۱۳۵۸/ اتحاف الاخوان، صفحہ۲۳تا۲۴/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۳۰۱/ الاعلام الشرقیة، جلد۲، صفحہ۹۱۹/ الدلیل المشیر، صفحہ۴۲۳تا۴۲۵/ فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۱۰۶تا۱۱۰/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ۵۰۶﴾

شیخ محمد ناصرالدین ابوالنصر بن عبدالقادر الخطیب رحمته الله تعالیٰ علیه(۱۲۵۳ھ۔۱۳۲۴ھ/ ۱۸۳۷ء۔۱۹۰۶ء)

دمشق کے محدث ومسند شام، فقیہ شافعی، خطیب مدرس قاضی، سلسلہ شاذلیہ کے مرشد، صاحب الکنز الفرید فی علو الاسانید، دمشق کی تاریخی ومرکزی مسجد اموی کے خطیب، آپ ۱۲۷۰ھ میں حج وزیارت کے لئے حاضر ہوئے تو شیخ سید محمد بن حسین کتبی سے اخذ کیا، آپ حافظ العصر تھے اور مختلف علوم وفنون کے پندرہ ہزار سے زائد اشعار آپ کو حفظ تھے، صاحب فهرس الفهارس جنہوں نے متعدد ممالک کے دورے کئے، جس دوران سینکڑوں علماء ومشائخ سے ملاقات کا موقع ملا، آپ لکھتے ہیں کہ میں نے عرب دنیا کے مشرق ومغرب میں ایسا دوسرا کوئی فرد نہیں دیکھا جسے شیخ ابوالنصر الخطیب سے بڑھ کر احادیث کے متون مع اسناد یاد ہوں، بے شک آپ حافظ العصر تھے، مولانا محمد حسن جان مجددی سندھی حیدرآبادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حجاز مقدس حاضر ہوئے تو شیخ ابوالنصر سے علم حدیث اخذ کیا۔﴿شیخ ابوالنصر خطیب کے حالات: تاریخ علماء دمشق، جلد۱، صفحہ۲۲۲تا۲۲۵/ تذکرہ اکابر اہل سنت، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، طبع دوم ۲۰۰۰ء، فرید بک سٹال لاہور، صفحہ۴۵۲/ تذکرہ حضرت محدث دکن، ڈاکٹر محمد عبدالستار خان نقشبندی قادری، طبع اول ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء، الممتاز پبلی کیشنز لاہور، صفحہ۵۰۵/ نموذج من الاعمال الخیریة، محمد منیر عبدہٗ آغا، طبع دوم ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۹۸۸ء، مکتبہ امام شافعی ریاض، صفحہ۴۳۹تا۴۴۰/ اتحاف الاخوان، صفحہ۴۳تا۴۴/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۲۱۳/ الاعلام الشرقیة، جلد۲، صفحہ۴۳۰/ حلیة البشر، جلد۱، صفحہ۱۰۰تا۱۰۱/ الدلیل المشیر، صفحہ۳۱۳تا۳۱۶/ فهرس الفهارس، جلد۱، صفحہ۱۶۲تا۱۶۳، ۳۱۵تا۳۱۶﴾

شیخ محمد نور جبرتی مهاجر مکی رحمته الله تعالیٰ علیه (متوفی۱۲۹۱ھ/ ۱۸۷۴ء)

مدرس مسجد حرم۔﴿شیخ محمد نور جبرتی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۳۳۶/ مختصر نشر النور، صفحہ۴۱۶/ نظم الدرر، صفحہ۱۵۰تا۱۵۱﴾

تصنیفات

شیخ سید محمد بن حسین کتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عبادت وریاضت، درس وتدریس، مریدین کی تربیت، مفتی احناف کی ذمہ داریاں اور زندگی کے دیگر معمولات کے ساتھ تصنیف وتالیف کے لئے بھی وقت نکالا، آپ کے استاد شیخ سید احمد طھطاوی نے درمختار پر حاشیہ لکھنا شروع کیا تو آپ نے ان کی بھرپور معاونت کی اور مولانا فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بقول علامہ سید ابن عابدین دمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بروقت تالیف ردالمحتار المعروف به حاشيه شامی، علامہ طھطاوی کے حاشیہ درالمختار کو مدنظر رکھا اور اس سے بہت کچھ نقل کیا ﴿حدائق الحنفیۃ، صفحہ ۴۹۶﴾ شیخ محمد کتبی کی اپنی تصنیفات کے نام یہ ہیں:

- اجازۃ، مخطوط مخزونہ مکتبہ حرم مکی، زیر نمبر ۷۴/۸۰۰۔ ﴿معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ ۴۲۱﴾
- حاشیہ علی شرح کتاب الوقف من البحر
- حاشیہ علی شرح العینی علی الکنز، نامکمل
- خاتمہ علی کتاب شرح الدرر
- شرح علی نظم الکنز
- فتاویٰ، آپ کے جاری کردہ فتاویٰ کا مجموعہ، جنہیں آپ کے درزند نے جمع کر کے کتابی صورت دی۔

اعتراف عظمت

شیخ محمد کتبی کی زندگی اور آئندہ ایام میں عرب وعجم کے اہل علم نے آپ کے علمی مقام اور خدمات کا نظم ونثر پر مشتمل اپنی تحریروں میں بھرپور اعتراف کیا، جس کی چند مثالیں یہاں درج ہیں:

- مصر کے مشہور شاعر وعالم شیخ حسن بن احمد المعروف بہ وفا مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نزیل مکہ مکرمہ نے حسب ذیل اشعار موزوں کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کئے:

اذا قال مهما قال فی آل احمد
بليغ فلا يدنوا لما جاء فی الكتب
فقد جاء نا نص الكتب بمدحهم
وناهيک قول الله بالمدح فی الكتب

﴿نزھۃ الفکر، جلد ۱، صفحہ ۳۲۰﴾

- مکہ مکرمہ کے ادیب وشاعر شیخ حسن بن حسین حسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی مدح میں حسب ذیل اشعار آپ کی زندگی میں موزوں کئے:

بلام عذارٍ هامَ من هام فی الورى
فكيف بِصَب هام فيک بلامَين
ولفظک دُرٌّ قد خلا عن نظائرِ
وجودک فوق البحر والنهر والعين

﴿نزھۃ الفکر، جلد ۱، صفحہ ۲۹۵﴾

- مصر کے مشہور عالم وفاضل، ادیب وشاعر شیخ سید احمد سُرُ ورزواوی دمنھوری شافعی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات پر چونسٹھ اشعار کا قصیدہ تخلیق کیا، جسے صاحب نزھۃ الفکر نے اپنی کتاب میں محفوظ کر دیا ہے، اس کے چند اشعار یہ ہیں:

وبعدُ فالمقصودُ من ذی الطرف
الفاضل المفتی الفقيهِ الحنفی
ذكر مناقبِ العظيمِ الشَّرَف
مضمدِ نجلِ حُسَينِ الكتبی
السيدِ الامجدِ ابن السيد

مَـؤْئـلِ الـمـجـدِ كـريـمِ الـمـحـتِـدِ

﴿نزهة الفكر ،جلدا،صفحہ۱۷۵﴾

☆☆☆☆

خـلـيـفـةُ الـصـاوى الـذى قَـرَّبَـهُ

وفـى جهـادِ الـنـفـس كـم حَبَّبَـهُ

﴿نزهة الفکر ،جلدا،صفحہ۱۷۷﴾

☆☆☆☆

ومــاتَ فــى جِــوارِبيــت الله

يُـغْـفَـرُ فـى حِـمـاهُ كـلّ ذَنْـبِ

ثـانـى جـمـادى الآخـر الأَمْـرُ انـكـشف

وقـد مـضـى الشـيـخُ عـلـى اكـمـلٍ وصف

عـامَ ثـمـانـيـن ومـئـتيـن واَلف

مُـوَسّـعَ الـنـهـجِ فسِـيـحَ الشّـعـبِ

﴿نزهة الفكر ،جلدا،صفحہ۱۷۹تا۱۸۰﴾

۞ طرابلس کے عالم جلیل وعارف کامل، صاحب تصانیف کثیرہ، علم توحید کے خصوصی ماہر، شیخ سید حسین بن محمد الجسر حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

"سیدی العـالـم الربانی خاتمة المحققین السید الشیخ محمد الکتبی تلمیذ سید نا الشیخ احمد الصاوی قدس سرهٗ فی العلم والطریق" ﴿نزهة الفكر فی مناقب مولانامحمد الجسر ،صفحہ۳۱﴾

۞ مدرسہ عالیہ امدادیہ مرادآباد ہندوستان کے مہتمم الشیخ مولانا محمد گل کابلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

"مفتی الاحناف بالبلدة الحرام السید محمد بن حسین الکتبی قد س المولیٰ روحه فی دارالسلام"

﴿ثبت نعیمی،صفحہ ۱﴾

۞ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے خلیفہ ومؤرخ حجاز شیخ سید احمد بن محمد حضراوی مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہوں نے آپ کے شب وروز بچشم خود ملاحظہ کئے اور پھر آپ کو حسب ذیل القاب سے یاد کیا:

"مولانا السید المفضال السید محمد بن حسین الکتبی المفتی الحنفی"

﴿نزهة الفكر ،جلدا،صفحہ۲۹۹﴾

۞ فاضل بریلوی کے دوسرے خلیفہ وشیخ الخطباء والائمہ مسجد حرم مکی وجسٹس مکہ مکرمہ شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد شہید حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

"السیـد محمد حسین کتبی الحنفی، نزیل مکة المکرمة ومفتیها..........عالما محققا ورعا صالحا زاهدا مدققا رحمه الله تعالیٰ" ﴿اعلام المکیین ،جلد۲،صفحہ۹۲۷/ اهل الحجاز ،صفحہ۳۱۸/﴾

۞ فاضل بریلوی کے تیسرے خلیفہ ومراکش کے محدث کبیر ومسند العصر پیر طریقت علامہ سید محمد عبدالحی کتانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یوں رقم طراز ہیں:

"الشیخ محمد الکتبی الکبیر الحنفی المکی شیخ الاسلام بمکة ﴿فهرس الفهارس ،جلدا،صفحہ۱۳۵﴾ شیخ الحنفیة بمکة المکرمة" ﴿فهرس الفهارس ،جلدا،صفحہ۴۸۱﴾

۞ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مرید وعالم، مؤرخ حجاز شیخ عبداللہ بن محمد غازی ہندی مکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"السید محمد بن حسین الکتبی الحنفی السیواسی الاصیل الامام العلامة الحجة الفهامة خاتمة المحققین مفید الطالبین"﴿نثر الدرر، صفحہ۱۰﴾

وفات

شیخ الاسلام مفتی احناف پیر طریقت شیخ سید محمد بن حسین کتبی خلوتی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲رجمادی الآخرہ ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی اور قبرستان المعلیٰ میں قبر بنی ﴿اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۹۲/ اہل الحجاز، صفحہ۳۱۸/ سیرو تراجم، صفحہ۲۴۰حاشیہ/ فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۴۸۱/ مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۵تا۴۷۶/ نثر الدرر، صفحہ۱۰/ نزھۃ الفکر، جلد۱، صفحہ۲۷۰/ نزھۃ الفکر فی مناقب مولانا محمد الجسر، صفحہ۳۰تا۳۲، ۵۳، ۵۴﴾ بعض نے آپ کا ان وصال ۱۲۸۱ھ لکھا ہے﴿اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۹۲/ اہل الحجاز، صفحہ۳۱۸/ مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۵﴾ جو درست نہیں، آپ نے علم وعمل سے بھرپور زندگی بسر کی اس کے باوجود محبت رسول علیہ السلام کو ہی نجات کا سبب قرار دیتے تھے، جس کا اہم ثبوت یہ ہے کہ آپ نے اپنی ذاتی مہر میں اپنے نام کی مناسبت سے قصیدہ بُردہ کا یہ شعر کندہ کر رکھا تھا:

فَــــاِنَّ لِـــــی ذِمَّۃً مِـــــنــــــہ بِتَسْـــــمِ
یَتِــــــــــــــــــــــــی
مُــحَــمَّــداً وھُــوَاَوْ فَـــی الْـــخَـلْــقِ بـــالـــذِّمَـمِ

﴿نزھۃ الفکر فی مناقب مولانا الجسر، صفحہ۳۴، ۳۵﴾

آپ کے فرزند شیخ سید محمد صالح کتبی آپ کے حقیقی جانشین ثابت ہوئے۔

(۲)

شیخ سید محمد صالح بن محمد کتبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی۱۲۹۵ھ)

ولادت

شیخ سید محمد صالح کتبی ۱۲۴۵ھ/ ۱۸۳۰ء میں ملک مصر میں پیدا ہوئے اور آ ک عمر دس برس تھی کہ آپ کے والد گرامی شیخ سید محمد بن حسین کتبی نے اہل خانہ سمیت مکہ مکرمہ ہجرت کی اور صاحب سیرو تراجم کا یہ لکھنا درست نہیں کہ آپ کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی۔﴿سیرو تراجم، صفحہ۲۴۰حاشیہ﴾

اساتذہ وتعلیم

آپ نے گھر پر نیز مسجد حرم مکی میں اپنے جلیل القدر والد گرامی سے ظاہری وباطنی علوم اخذ کئے اور وہی آپ کے سب سے اہم استاد ومربی تھے، آپ کے دیگر اساتذہ میں سے ایک کا نام معلوم ہوسکا، جو یہ ہے:

۞ **شیخ سید عبداللہ بن محمد کوچک بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۹۷ھ/ ۱۸۸۰ء)**

آپ ۱۲۵۶ھ میں وطن سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے اور پھر مکہ مکرمہ میں سکونت اختیار کی، جہاں مسجد حرم میں مدرس تعینات رہے، وہیں پر وفات پائی، آپ مولانا محمد عابد سندھی مہاجر مدنی نقشبندی نیز مولانا علی بن احمد گوپاموی المعروف بہ ارتضیٰ علی خاں مدراسی کے شاگرد تھے، شیخ محمد صالح کتبی نے شیخ عبداللہ کوچک سے بخاری شریف وغیرہ کتب پڑھیں۔﴿شیخ سید عبداللہ کوچک کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۲۴/ثبت نعیمی، صفحہ۲۰/ فہرس الفہارس، جلد۳، صفحہ۱۱۱/ مختصر نشر النور، صفحہ۳۱۶تا۳۱۷/ نظم الدرر، صفحہ۱۳۵﴾

عملی زندگی

شیخ سید محمد صالح کتبی نے مروجہ علوم وفنون میں تعلیم وتربیت مکمل کرلی تو مسجد حرم میں احناف کے امام وخطیب مقرر ہوئے، نیز فتوئی کے اجراء میں اپنے والد ماجد کے معاون ہوئے اور جب والد گرامی نے وفات پائی تو ان کی مسند ارشاد کے علاوہ مسجد حرم

میں ان کے سلسلۂ تدریس کو بھی آپ نے آگے بڑھایا، پھر عمر بھر ان مناصب پر خدمات انجام دیتے رہے، آپ بہترین مقرر، فصیح البیان، لطیف الطبع اور اخلاق حسنہ کے اوصاف سے متصف تھے اور خلق کثیر آپ سے فیض یاب ہوئی، گورنر مکہ مکرمہ سید عبداللہ بن محمد بن عبدالمعین بن عون حسنی ﴿گورنر سید عبداللہ عون (متوفی ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء) کے حالات: الاعلام، جلد۴، صفحہ۱۳۲/ تاریخ مکۃ، صفحہ۵۳۶تا۵۳۹﴾ آپ کے قدر دان تھے۔

تلامذہ

آپ کے شاگردوں میں آپ کے فرزندان کے علاوہ متعدد شخصیات شامل ہیں، جن میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۞ شیخ ابوبکر بن زبیر البکری حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (پیدائش ۱۲۷۳ھ/ ۱۸۵۷ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی، عربی لغت اور فقہی علوم کے ماہر۔ ﴿شیخ ابوبکر البکری کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱، صفحہ۴۶۶/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۴۲تا۱۴۳/ نظم الدرر، صفحہ۱۶۹تا۱۷۰﴾

۞ شیخ حسن بن ابراھیم بن محمد عرب سندھی مکی حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء)

آپ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، مسجد حرم میں نماز تراویح کے امام، آپ کا معمول تھا کہ ہر چار تراویح کے بعد خانہ کعبہ کا مکمل طواف کیا کرتے، جس دوران متعدد مقتدی بھی آپ کی پیروی کرتے، عارف باللہ شیخ محمد بن محمد فاسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ، آپ نے تین بیٹوں میں سے ایک نام مدنی بن حسن رکھا، جنھوں نے والد کی وفات کے بعد ان کے مشاغل کو آگے بڑھایا۔ ﴿شیخ حسن عرب سندھی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۶۷۳/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۷۳تا۱۷۴/ نزھۃ الفکر، جلد۱، صفحہ۳۱۵/ نظم الدرر، صفحہ۱۷۴﴾

۞ شیخ عبدالحمید بن محمد فردوس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۷۵ھ۔۱۳۵۲ھ/ ۱۸۵۸ء۔۱۹۳۳ء)

آپ کے والد افغانستان سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ آئے، جہاں آپ پیدا ہوئے، مدرس مسجد حرم، مکہ مکرمہ پھر جدہ میں قاضی تعینات رہے، سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ سے وابستہ، ادیب وشاعر، مکتوبات امام ربانی کے عربی ترجمہ مطبوعہ مکہ مکرمہ کے مصحح ومقرظ۔ ﴿شیخ عبدالحمید فردوس کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۷۲۳تا۷۲۴/ سیر وتراجم، صفحہ۱۵۴تا۱۵۶/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۳۶/ نظم الدرر، صفحہ۱۹۳تا۱۹۴﴾

۞ شیخ سید عبدالرحمن بن محجوب ابوحسین مصری مہاجر مکی حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ کے شاگرد و داماد اور فاضل بریلوی کے خلیفہ شیخ سید محمد مرزوقی ابوحسین کے والد ماجد۔ ﴿الدلیل المشیر، صفحہ۳۸۶﴾

۞ شیخ عبداللہ بن محمد بن حسین مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

﴿نثر المآثر، صفحہ۱۵﴾

تصنیفات

شیخ محمد صالح کتبی ایک ماہر کاتب تھے اور آپ نے دیگر مصنفین کی کتب بالخصوص علماء مکہ کی تصانیف کو بڑی احتیاط واتقان سے نقل کیا، اس دوران ان پر مفید حواشی لکھنا آپ کا معمول تھا، علاوہ ازیں آپ نے والد گرامی کے جاری کردہ فتاویٰ جمع کر کے انہیں کتابی صورت میں ترتیب دیا، جب کہ آپ کی اپنی تصنیفات کے نام یہ ہیں:

۞ **حاشیۃ علی تفسیر ابی السعود الرومی**، ترکی کے مشہور فقیہ حنفی، قاضی ومفتی استنبول، شیخ الاسلام خطیب المفسرین شیخ محمد بن محمد بن مصطفیٰ عمادی المعروف بہ ابوسعود رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۹۸۲ھ/۱۵۷۴ء) کی مشہور عربی تفسیر قرآن

مجید''ارشاد العقل السلیم الی مزایا الکتاب الکریم''المعروف بہ تفسیر ابی السعود پر حاشیہ، نامکمل۔

﴿نشر المآثر، صفحہ۱۴﴾

- حاشیۃ علی شرح ابن الشحنۃ، علم فرائض پر اپنے والد گرامی کے منظومہ کی شرح
- حاشیۃ علی ملا مسکین علی الکنز، نامکمل

وفات

شیخ سید محمد صالح کتبی نے مسجد حرم مکی میں امامت و خطابت، درس و تدریس کے ساتھ تصنیف و تالیف اور کتابت کے مشاغل جاری رکھے، حتیٰ کہ رجب ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں طائف میں وفات پائی اور وہیں پر صحابی جلیل حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے احاطۂ مزار میں آپ کی قبر بنی۔﴿اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۳/۷/تاریخ مکۃ، صفحہ۵۸۵/ سیر و تراجم، صفحہ۲۴۰ حاشیہ/ مختصر نشر النور، صفحہ۶ ۴۷تا۴۷۷/نظم الدرر، صفحہ۱۴۸﴾

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات فرزند عطا کئے جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

سید محمد مکی، آپ کے حالات آئندہ سطور میں درج ہیں۔

سید عبدالہادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، جو ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۷ء میں مسجد حرم مکی میں نائب مدرس نیز احناف کے نائب امام تعینات تھے۔ ﴿سیر و تراجم، صفحہ۲۴۰ حاشیہ/ مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۷/نثر الدرر، صفحہ۵، ۸ضمیمہ﴾

سید احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء میں سید حسین بن علی حسنی گورنر سید حسین بن علی (متوفی ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۱ء) جنہوں نے بعد ازاں مملکت ھاشمیہ حجاز کی بنیاد رکھی اور اس کے اولین بادشاہ ہوئے، ﴿ان کے حالات: الاعلام، جلد۲، صفحہ۲۴۹تا۲۵۰/ الاعلام الشرقیہ، جلد۱، صفحہ۲۲تا۲۳/تاریخ مکۃ، صفحہ۵۶۰تا۵۶۱، ۵۹۷تا۶۷۹﴾ مکہ مکرمہ کے نئے گورنر ہوئے تو انہوں نے سید حسین بن محمد مکی کتبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جگہ ان کے چچا سید احمد کتبی کو مسجد حرم کا امام و خطیب تعینات کیا۔﴿مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۸/ نظم الدرر، صفحہ۲۱۱﴾

سید حسن، سید امین، سید طاہر، سید نور کتبی رحمہم اللہ تعالیٰ

(۳)

شیخ سید محمد مکی کتبی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۳۲۳ھ)

ولادت

شیخ سید محمد مکی کتبی بن محمد صالح کتبی بن محمد بن حسین کتبی کی ولادت ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء میں مکہ مکرمہ میں ہوئی، جب کہ اسی برس آپ کے جلیل القدر دادا نے وفات پائی۔

آپ کی والدہ ماجدہ، مفتی مالکیہ و مدرس حرم مکی نیز جشن میلاد النبی ﷺ وغیرہ موضوعات پر کتب کے مصنف، علامہ سید احمد بن رمضان مرزوقی حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۲ھ/ ۱۸۴۶ء) کی بیٹی ﴿علامہ سید احمد مرزوقی کے حالات: ماہ نامہ نور الحبیب، بصیر پور، ضلع اوکاڑہ (پنجاب، پاکستان)، شمارہ اگست، ستمبر ۱۹۹۳ء، میلاد النبی نمبر، صفحہ۹۷، ۱۰۵تا۱۰۶/ اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۶۱/الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۴۷/ التاریخ والمؤرخون بمکۃ، صفحہ۴۱۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۱۳تا۱۱۴/ نزھۃ الفکر، جلد۱، صفحہ۸۶تا۸۷/ نظم الدرر، صفحہ۱۱۳تا۱۱۴﴾ اور مفتی مالکیہ و صاحب تالیفات نافعہ علامہ سید محمد بن رمضان مرزوقی حسنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۲۶۱ھ/ ۱۸۴۵ء) کی بھتیجی تھیں۔﴿علامہ سید محمد مرزوقی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۶۲تا۸۶۳/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۲۹/ مختصر نشر النور، صفحہ۴۸۱/نظم الدرر، صفحہ۱۴۵﴾

اساتذہ وتعلیم

آپ نے قرآن مجید حفظ کیا نیز اپنے والد گرامی سے ظاہری و باطنی علوم میں تعلیم و تربیت پائی، آپ کے دیگر اساتذہ میں دو کے نام معلوم ہو سکے، جو یہ ہیں:

شافعی مکی مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ سید ابوالمحاسن محمد بن خلیل قاوقجی ازہری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(۱۲۲۴ھ۔۱۳۰۵ھ/ ۱۸۰۹ء۔۱۸۸۸ء) طرابلس لبنان کے باشندے، فقیہ حنفی، محدث، مسند شام، مفسر، محقق، صفیاء کے سلسلہ قاوقجیہ شاذلیہ کے بانی، صاحب کرامات، ایک سو سے زاید کتب کے مصنف، حج وزیارت کے لئے گئے تو مکہ مکرمہ میں وفات پائی، مولانا محمد عابد سندھی مہاجر مدنی کے شاگرد۔ ﴿شیخ سید محمد قاوقجی کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۱۸/ الاعلام الشرقیۃ، جلد۲، صفحہ۵۸۴تا۵۸۸/ جامع کرامات اولیاء، جلد۱، صفحہ۹۰۰تا۹۰۱/ فہرس الفہارس، جلد۱، صفحہ۱۰۴تا۱۰۶/ فہرست المخطوطات، جلد۱، صفحہ۱۰۲/ فہرست المخطوطات، مصطلح الحدیث، جلد۱، صفحہ۲۰۳تا۲۰۴/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ۳۰۳/ نظم الدرر، صفحہ۲۰۸تا۲۰۹﴾

بیعت وخلافت

شیخ محمد مکی کتبی نے اپنے والد گرامی سے سلسلہ خلوتیہ میں اخذ کیا نیز دلائل الخیرات وغیرہ کتب صوفیہ میں اجازت حاصل کی ﴿ثبت نعیمی، صفحہ ۱، ۹، ۲۵﴾، آپ کی عمر پندرہ برس تھی کہ والد ماجد نے وفات پائی، بعدازاں آپ نے شیخ مصطفیٰ بن علی مرعشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے سلسلہ قادریہ میں اخذ کیا۔ ﴿شجرہ نوریہ، مرتب کا نام وسن اشاعت درج نہیں، تاہم طبع جدید، فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور (اوکاڑہ)، صفحہ۱۸، ۲۱، ۲۶، ۳۳/ ثبت نعیمی، صفحہ۲۶﴾

مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، جن کا سلسلہ روایت واجازت محض ایک واسطہ سے شیخ محمد مکی کتبی سے ملتا ہے، انہوں نے آپ کا قادری شجرہ طریقت مکمل اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔ ﴿ثبت نعیمی، صفحہ۲۶﴾

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ (پاکستان) کے موجودہ سرپرست مولانا مفتی صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری حفظہ اللہ تعالیٰ جن سلاسل صوفیہ میں مجاز ہیں، ان میں قادری سلسلہ بھی شامل ہے، جس میں ان کی سند تین واسطوں سے شیخ محمد مکی کتبی سے ملتی ہے، چنانچہ انہوں نے آپ کا مکمل شجرہ طریقت عربی نثر، اردو نثر، اردو نظم اور پنجابی نظم میں اپنے دیگر شجرہ ہائے طریقت کے ساتھ یکجا شائع کیا ہے ﴿شجرہ نوریہ، صفحہ۱۵تا۳۴﴾ شیخ کتبی سے ان کا اتصال اس طرح ہے:

"مولانا محمد محب اللہ نوری عن مولانا محمد نور اللہ سالموی بصیر فوری عن مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عن مولانا محمد گل کابلی مراد آبادی عن شیخ سید محمد مکی کتبی"

عملی زندگی

تعلیم مکمل کرنے کے بعد سید محمد مکی کتبی مسجد حرم کے امام وخطیب اور مدرس تعینات ہوئے، مسجد حرم مکی سے وابستہ علماء اور ان کے مناصب پر مبنی جو فہرست ۱۳۰۳ھ میں سالنامہ "الحجاز" مکہ مکرمہ میں شائع ہوئی، اس کے مطابق آپ ان دنوں امام وخطیب درجہ اول اور مدرس درجہ پنجم تھے ﴿نشر الدرر، صفحہ۴، ۶﴾ جب کہ آپ کی عمر بائیس برس تھی، آپ عالم وفاضل اور زاہد وعابد تھے، آپ نے فن خطاطی کے ذریعے بھی علم کی خدمت انجام دی اور دیگر علماء کی لاتعداد تصنیفات بڑے اہتمام سے کتابت کیں، علاوہ ازیں آپ کتب جمع کرنے کے حد درجہ شائق تھے۔

جامعہ نعیمیہ لاہور کے سرپرست مفتی محمد حسین نعیمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا سلسلہ اسانید دو واسطوں سے سید محمد مکی کتبی سے متصل ہوتا ہے، آپ کے مذکورہ جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے والے یادگار شاگردوں کو جو سند جاری کی جاتی ہے، اس میں آپ کا اسم گرامی یوں مذکور ہے:

"قدوۃ الفضلاء الکرام کوکب الھدایۃ عمدۃ المحققین السید محمد المکی الکتبی الخطیب المدرس بالمسجد الحرام" ﴿محسن اہل سنت، احوال وآثار علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، محمد عبدالستار طاہر، طبع اول ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۹ء، رضا دارالاشاعت لاہور، صفحہ۵۲﴾

تلامذہ

شیخ سید محمد مکی کتبی سے ان کے فرزندان کے علاوہ عرب وعجم کے جن مشاہیر نے مختلف علوم وفنون میں تعلیم وتربیت پائی، ان میں سے چند کے اسماءِ گرامی یہ ہیں:

شیخ عبدالستار بن عبدالوہاب دہلوی مکی(۱۲۸۶ھ۔۱۳۵۵ھ/ ۱۸۶۹ء۔۱۹۳۶ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی، علوم حدیث مصطلحات اسانید تاریخ وسیر کے موضوعات پر متعدد کتب کے مصنف، جن میں سے بیس سے زائد کے قلمی نسخے بخط مصنف مکتبہ حرم مکی میں محفوظ ہیں، آپ نے سید محمد مکی کتبی سے صحیح بخاری وکنزالدقائق پڑھیں اور جمیع علوم میں سند اجازت حاصل کی، شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔ ﴿شیخ عبدالستار دہلوی کے حالات: تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازۃ والسماع، شیخ محمود سعید ممدوح شافعی، طبع اول، سن تصنیف ۱۴۰۳ھ، مطبع شباب قاہرہ، صفحہ ۳۰۳ تا ۳۰۷/ العلماء والادباء الوراقون فی الحجاز فی القرن الرابع عشر الہجری، ڈاکٹر عبدالوہاب بن ابراہیم ابوسلیمان، طبع اول ۱۴۲۳ھ، مطابق ۲۰۰۲ء، طائف آرٹ کلب طائف، صفحہ ۱۰۲ تا ۱۱۷/ من تاریخنا، محمد سعید عامودی، طبع سوم ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۱ء، دارالاصالۃ ریاض، صفحہ ۲۰۱ تا ۲۱۱/ نشر القلم فی تاریخ مکتبۃ الحرم، محمد بن عبداللہ باجودہ، طبع ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۰۰۲ء، صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۲/ اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۴۳۸ تا ۴۴۰/ الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۳۵۴/ الاعلام الشرقیۃ، جلد ۲، صفحہ ۹۰۶ تا ۹۰۷/ سیر وتراجم، صفحہ ۱۹۶ تا ۱۹۹/ معجم المطبوعات العربیۃ فی المملکۃ، جلد ۲، صفحہ ۷۶۵ تا ۷۶۶/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، صفحہ ۲۷۶/ المکتبات الخاصۃ فی مکۃ المکرمۃ، صفحہ ۲۳/ نثر الدرر، صفحہ ۴۰/ نثر المآثر، صفحہ ۱۴ تا ۱۵، ۴۵، ۶۹﴾

شیخ سید محمد علی بن حسن بن محمد صالح کتبی(۱۳۰۲ھ۔۱۳۷۸ھ/ ۱۸۸۵ء۔۱۹۵۹ء)

آپ کے شاگرد وبھتیجا، ماہر خطاط، ہاشمی عہد میں شاہی کاتب، نیز محکمہ عدل کے کاتبین کے نگران، سعودی عہد میں مجلس شوریٰ کے رکن، مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی، ان دنوں آپ کے پوتے سید سامی بن محسن بن محمد علی کتبی مکہ مکرمہ میں اس خاندان کے اہم فرد ہیں۔ ﴿شیخ سید محمد علی کتبی کے حالات: من رجال الشوریٰ فی المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، عبدالرحمٰن بن علی زہرانی، طبع دوم ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰۰۱ء، حلا ریاض، صفحہ ۱۴۸ تا ۱۴۹/ اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۷۹۱ تا ۷۹۲﴾

مولانا الحاج محمد گل کابلی مرادآبادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(۱۲۵۸ھ۔۱۸۴۳ء/ ۱۳۳۰ھ۔۱۹۱۲ء)

مدرسہ عالیہ اسلامیہ امدادیہ مرادآباد کے مدرس، آپ حج وزیارت کے لئے گئے تو شیخ محمد مکی کتبی سے جمیع علوم اسلامیہ میں سند اجازت حاصل کی، جن کی نقول ثبت نعیمی میں درج ہیں، یوں آپ کے توسط سے کتبی علماء ومشائخ کا سلسلہ اسانید وروایت برصغیر پاک وہند کے اہل علم وفضل تک پہنچا، مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد ومرشد۔ ﴿تذکرہ علماء اہل سنت، علامہ محمود احمد کانپوری، طبع دوم ۱۹۹۲ء، سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد، صفحہ ۲۵۲/ الفیض الرحمانی باجازۃ فضیلۃ اشیخ محمد تقی العثمانی، شیخ محمد یاسین فادانی مکی، طبع اول ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء، دارالبشائرالاسلامیۃ بیروت، صفحہ ۸۴/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ ۳۳۳/ ثبت نعیمی، صفحہ ۱، ۶، ۲۵، ۲۶/ شجرہ نوریہ، صفحہ ۱۸، ۲۲، ۲۶، ۳۳، ۷۰﴾

شیخ سید محمد مرزوقی ابوحسین بن عبدالرحمن بن محجوب حسینی حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(۱۲۸۴ھ۔۱۳۶۵ھ/ ۱۸۶۷ء۔۱۹۴۶ء)

مسجد حرم میں نماز تراویح کے امام، عثمانی عہد میں مکہ مکرمہ کے نائب قاضی اور سعودی عہد میں قاضی رہے، شیخ محمد مکی کتبی کے

شاگرد و بھانجا، فاضل بریلوی کے خلیفہ و دو تصنیفات کے مقرظ۔ ﴿شیخ سید محمد مرزوقی ابو حسین کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۸۶۳ تا ۸۶۴/ اهل الحجاز، صفحہ۲۸۳ تا ۲۸۴/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۸۰ تا ۸۳/ تشنیف الاسماع، صفحہ۵۰۷ تا ۵۰۸/ الدلیل المشیر، صفحہ۳۸۳ تا ۳۸۸/ سیر و تراجم، صفحہ۲۴۰ تا ۲۴۳/ مختصر نشر النور، صفحہ۴۰۲ تا ۴۰۳/ معارف رضا، شمارہ ۱۹۹۹ء، صفحہ۱۹۷/ نظم الدرر، ص۲۱۱ تا ۲۱۲﴾

وفات

شیخ سید محمد مکی کتبی مرض میں مبتلا ہوئے، جس کے اثرات آپ کے ذہن پر پڑے اور آپ گھر کی چار دیواری تک محدود ہو گئے، اس کے تقریباً ایک برس بعد ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں مکہ مکرمہ میں ہی وفات پائی اور قبرستان المعلیٰ میں قبر بنی، آپ نے دو فرزند سید حسن کتبی اور سید حسین کتبی رحمہم اللہ تعالیٰ یادگار چھوڑے۔ ﴿اعلام المکیین، جلد۲، صفحہ۹۴۷/ سیر و تراجم، صفحہ۱۹۶، حاشیہ/ مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۷ تا ۴۷۸/ نثر الدرر، صفحہ۴، ضمیمہ/ نثر المآثر، صفحہ۴۵، ۶۹/ نظم الدرر، صفحہ۲۱۱﴾

آپ کی وفات کے بعد گورنر مکہ مکرمہ سید علی پاشا بن عبداللہ حسنی [۱۳۲] نے آپ کے فرزند سید حسین کتبی کو آپ کی جگہ مسجد حرم کا امام و خطیب تعینات کیا۔ ﴿مختصر نشر النور، صفحہ۴۷۸/ نظم الدرر، صفحہ۲۱۱﴾

(۴)

شیخ سید محمد امین کتبی رحمته الله تعالیٰ علیه (متوفی ۱٤٠٤ھ)

ولادت ونام

شیخ سید محمد امین بن محمد کتبی حنفی ۲۳/صفر ۱۹۰۹ء کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، پاک و ہند کے اکثر تذکرہ نگاروں نے آپ کا نام "سید امین قطبی" لکھا ہے ﴿ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی، شمارہ اکتوبر، نومبر ۱۹۹۰ء، مفتی اعظم ہند نمبر، صفحہ۸۷/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۲۸۷﴾ جو درست نہیں۔

اساتذہ وتعلیم

آپ نے مکہ مکرمہ کے اکابرین نیز وہاں پروارد ہونے والے عالم اسلام کے جلیل القدر علماء و مشائخ اور مدینہ منورہ کے علماء وفضلاء سے مختلف علوم اخذ کئے، جن میں سے اہم کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۞ **شیخه امت الله بیگم بنت شاه عبدالغنی مجددی دهلوی مهاجر مدنی رحمته الله تعالیٰ علیها (۱۲۵۱ھ۔۱۳۵۷ھ/ ۱۸۳۵ء۔۱۹۳۸ء)**

علم وعمل میں باکمال ایک ایسی خاتون جن سے عرب وعجم کے اکابر علماء و مشائخ نے اخذ کیا، مدینہ منورہ میں پیدا ہوئیں اور ایک سو سات برس کی عمر میں اپنے عظیم والد کے لاتعداد شاگردوں میں سب سے آخر میں وفات پائی۔ ﴿شیخہ امت اللہ کے حالات: تشنیف الاسماع، صفحہ۱۰۱ تا ۱۰۲/ معجم مؤلفی مخطوطات مكتبة الحرم المكي الشريف، صفحہ۲۷۷﴾

۞ **شیخ عبدالقادر بن توفیق شلبی رحمته الله تعالیٰ علیه (۱۲۹۵ھ۔۱۳۶۹ھ/ ۱۸۷۸ء۔۱۹۵۰ء)**

لبنان کے شہر طرابلس میں پیدا ہوئے، پھر مدینہ منورہ ہجرت اختیار کی، وہیں پر وفات پائی، فقیہ حنفی، نعت گو شاعر، مدرس مسجد نبوی، محکمہ تعلیم نیز محکمہ آثار قدیمہ مدینہ منورہ کے مدیر اعلیٰ، متعدد تصنیفات ہیں، فاضل بریلوی کی تصنیف حسام الحرمین پر تقریظ لکھی۔ ﴿شیخ عبدالقادر شلبی طرابلسی کے حالات: اعلام من ارض النبوة، انس یعقوب کتبی مدنی، طبع اول ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۹۹۳ء، مطبع دار البلاد جدہ، جلد۱، صفحہ۱۳۹ تا ۱۴۸/ ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، شمارہ اپریل ۲۰۰۳ء/ الاعلام، جلد۴، صفحہ۳۸/ تشنیف الاسماع، صفحہ۳۱۷ تا ۳۱۸/ الدلیل المشیر، صفحہ۱۸۴ تا ۱۸۹﴾

۞ **شیخ عمر بن حمدان محرسی مالکی رحمته الله تعالیٰ علیه (۱۲۹۱ھ۔۱۳۶۸ھ/ ۱۸۷٤ء۔۱۹٤۹ء)**

تیونس کے مقام خربہ میں پیدا ہوئے، پھر حجاز مقدس ہجرت کر آئے اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں درس وتدریس سے وابستہ

رہے، کئی ممالک کا دورہ کیا اور اس دوران لاتعداد علماء ومشائخ سے اخذ کیا، مدینہ منورہ میں وفات پائی اور ''محدث حرمین شریفین'' کہلائے، فاضل بریلوی سے خلافت پائی نیز آپ کی تصنیف حسام الحرمین پر تقریظ لکھی۔ ﴿شیخ عمر بن حمدان کے حالات: اتحاف ذوی العرفان ببعض اسانید عمر حمدان، شیخ عمر حمدان، طبع ۱۳۶۷ھ مطابق ۱۹۴۸ء، مطبع الاقتصاد مکہ مکرمہ، کل صفحات ۱۰/ سل النصال للنضال بالاشیاخ واهل الکمال، فهرست الشیوخ، شیخ عبدالسلام بن عبدالقادر سودہ، طبع اول ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۷ء، دارالغرب الاسلامی بیروت، صفحہ ۱۳۷/ موسوعة اعلام المغرب، پروفیسر محمد حجی مراکشی، طبع اول ۱۴۱۷ھ مطابق ۱۹۹۶ء، دارالغرب الاسلامی بیروت، جلد ۹، صفحہ ۳۲۴۳/ اتحاف الاخوان، کل صفحات ۲۷۲/ اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۳۸ تا ۳۹/ اعلام من ارض النبوة، جلد ۱، ۱۲۹ تا ۱۸۲/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ ۷۰ تا ۷۵/ تشنیف الاسماع، صفحہ ۳۲۶ تا ۳۳۲/ الدلیل المشیر، صفحہ ۳۱۰ تا ۳۲۷/ سیر وتراجم، صفحہ ۲۰۴ تا ۲۰۷/ نشر الدرر، صفحہ ۴۵﴾

شیخ محمد حبیب اللہ بن عبداللہ شنقیطی مایابی مالکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۹۵ھ۔۱۳۶۳ھ/ ۱۸۷۸ء۔۱۹۴۴ء)

موریطانیہ کے علمی شہر شنقیط میں پیدا ہوئے اور جب وہاں فرانس نے قبضہ کرلیا تو آپ اہل خاندان سمیت مراکش، شام اور فلسطین سے ہوتے ہوئے ۱۳۳۱ھ میں حجاز مقدس پہنچے اور مدرسہ صولتیہ نیز مدرسہ فلاح میں مدرس ہوئے پھر قاہرہ کی راہ لی جہاں جامعہ ازہر سے وابستہ ہوئے حتیٰ کہ وہیں پر وفات پائی اور مزار امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب قبر واقع ہے، آپ کی تصنیفات چونتیس سے زائد ہیں جن میں ''زاد المسلم فیما اتفق علیه البخاری ومسلم'' وغیرہ کتب ہیں، شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی ازہری کے استاد۔ ﴿شیخ محمد حبیب اللہ شنقیطی کے حالات: الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۷۹/ الاعلام الشرقیة، جلد ۱، صفحہ ۳۷۴ تا ۳۷۵/ تشنیف الاسماع، صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۸/ الدلیل المشیر، صفحہ ۲۷ تا ۸۳/ فهرس الفهارس، جلد ۱، صفحہ ۵۳ تا ۵۵﴾

شیخ سید محمد زکی بن احمد بن اسماعیل برزنجی حسینی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۹۴ھ۔۱۳۶۵ھ/ ۱۸۷۷ء۔۱۹۴۶ء)

مدینہ منورہ میں آباد برزنجی خاندان جس میں چار صدیوں کے دوران متعدد اکابر علماء ومشائخ ہو گزرے، اس کے آخری عالم دین، مفتی شافعیہ مدینہ منورہ، شرعی عدالت مدینہ منورہ کے رکن جج اور بعد ازاں مکہ مکرمہ عدالت کے صدر جج رہے، فاضل بریلوی کی تصنیف ''حسام الحرمین'' پر آپ کے والد کی تقریظ موجود ہے۔ ﴿شیخ زکی برزنجی کے حالات: طیبة وذکریات الاحبة، احمد امین صالح مرشد، طبع دوم ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۹۹۳ء، مطبع دار البلاد جدہ، جلد ۱، صفحہ ۶۸ تا ۶۹/ اعلام من ارض النبوة، جلد ۱، صفحہ ۱۰۵ تا ۱۱۹/ تشنیف الاسماع، صفحہ ۲۲۷ تا ۲۲۹/ الدلیل المشیر، صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۶﴾

شیخ عبدالباقی لکھنوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۲۸۶ھ۔۱۳۶۴ھ/ ۱۸۶۹ء۔۱۹۴۵ء)

آپ فرنگی محل لکھنؤ میں پیدا ہوئے، ۱۳۲۱ھ میں بغداد پہنچے اور خانقاہ قادریہ کے سجادہ نشین ونقیب الاشراف سید عبدالرحمٰن محض رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے خلافت پائی، پھر ۱۳۲۲ھ میں حجاز مقدس حاضر ہوئے اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی، وہیں پر وفات پائی، عربی میں متعدد تصنیفات ہیں، مولانا ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد۔ مولانا عبدالباقی لکھنوی کے حالات: علماء العرب فی شبه القارة الهندیة، شیخ یونس بن ابراہیم سامرائی، طبع اول ۱۹۸۶ء، وزارت اوقاف عراق، صفحہ ۵۷۷/ اعلام من ارض النبوة، جلد ۱، صفحہ ۱۹۷ تا ۲۰۳/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۱۷۲/ الدلیل المشیر، صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۷/ معجم مؤلفی مخطوطات مکتبة الحرم المکی الشریف، صفحہ ۲۳۶﴾

شیخ سید محمد عبدالحی بن عبدالکبیر کتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۰۳ھ۔۱۳۸۲ھ/ ۱۸۸۶ء۔۱۹۶۲ء)

مراکش کے محدث کبیر و مسند زماں، سلسلہ کتانیہ کے مرشد، صاحب فہرس الفھارس، کثیر التصانیف، فاضل بریلوی کے خلیفہ، شیخ محمد امین کتبی نے علامہ کتانی سے خانہ کعبہ کے اندر حدیث الاولیۃ نیز صحیح بخاری و مؤطا اور الشفاء کے ابتدائی و آخری اجزاء سماعت کئے۔ ﴿شیخ عبدالحی کتانی کے حالات: ماہ نامہ المقتطف قاہرہ، شمارہ اپریل ۱۹۳۳ء، صفحہ ۴۸۲تا ۴۸۶/ الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۸۷/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ ۱۰۲تا ۱۱۱/ تشنیف الاسماع ،صفحہ ۲۷۸تا ۲۸۴/ الدلیل المشیر ،صفحہ ۱۴۸تا ۱۷۵/ فہرس الفھارس ،جلد ۱، صفحہ ۵تا ۴۳/ الملفوظ ،جلد ۲، صفحہ ۱۲۹/ موسوعۃ اعلام المغرب ،جلد ۹، صفحہ ۳۲۷۱﴾

۞ **شیخ محمد عربی بن تبانی مالکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۱۳ھ۔۱۳۹۰/ ۱۸۹۵ء۔۱۹۷۰ء)**

الجزائر کے گاؤں سطیف میں پیدا ہوئے پھر مکہ مکرمہ ہجرت کی اور وہیں پر وفات پائی، مدرس حرم مکی، مؤرخ، شیعت، قادیانیت و وہابیت کی تردید میں متعدد کتب کے مصنف، صاحب براۃ الاشعریین ۔ ﴿شیخ محمد عربی تبانی کے حالات: ماہ نامہ العرب ،ریاض، شمارہ اپریل، مئی ۱۹۸۰ء، صفحہ ۸۵۰تا ۸۵۲/ اعلام المکیین ،جلد ۲، صفحہ ۶۷۴تا ۶۷۵/ تشنیف الاسماع، صفحہ ۳۷۱تا ۳۷۵/ نثر الدرر ،صفحہ ۱۷تا ۳۷﴾

۞ **شیخ سید محمد مرزوقی ابو حسین مکی حنفی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ**

۞ **مولانا محمد مصطفیٰ رضا خاں قادری بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۱۰ھ۔۱۴۰۲ھ/ ۱۸۹۳ء۔۱۹۸۱ء)**

فاضل بریلوی کے فرزند، مفتی اعظم ہند، صاحب تصانیف، آپ ۱۳۹۱ھ میں آخری بار حجاز مقدس حاضر ہوئے تو شیخ محمد امین کتبی نے آپ سے اجازت وخلافت پائی۔ ﴿ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی، شمارہ اکتوبر، نومبر ۱۹۹۰ء، صفحہ ۸۷/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ ۲۸۷/ تذکرہ علمائے اہل سنت، صفحہ ۲۴۴﴾

عملی زندگی

شیخ سید محمد امین کتبی نے مکہ مکرمہ کو تین حکومتوں کے اسوار سے گزرتے دیکھا، جب پیدا ہوئے تو وہاں پر سلطنت عثمانیہ دم توڑ رہی تھی، پھر ہاشمی عہد شروع ہوا جو ایک عشرہ بھی مکمل نہ کرسکا اور پھر سعودی عہد کا آغاز ہوا، ان حالات میں آپ عمر بھر درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں مشغول رہے، آپ مسجد حرم، مدرسہ فلاح، مدرسہ بعثات اور کلیہ معلمین میں مدرس تعینات رہے، علاوی ازیں آپ اپنے دور کے عرب دنیا کے اہم نعت گو شاعر ہوئے۔

تلامذہ

سید محمد امین کتبی سے مکہ مکرمہ کے مقامی باشندوں نیز دیگر مقامات کے طلباء وعلماء نے مختلف علوم میں استفادہ کیا، جن میں سے چند کا تعارف یہ ہے:

۞ **شیخ سید سالم بن عبداللہ بن عمر شاطری حفظہ اللہ تعالیٰ (پیدائش ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ء)**

جنوبی یمن کے علاقہ حضرموت میں پیدا ہوئے اور وہاں کے اکابر علماء سے استفادہ کے بعد مکہ مکرمہ پہنچے جہاں سید محمد امین کتبی وغیرہ علماء سے اخذ کیا، فقیہ، عارف کامل، مبلغ اسلام، یمن میں ان دنوں اشتراکی نظام رائج تھا جس کی مخالفت پر آپ کو قید واذیت کے مراحل سے گزرنا پڑا نیز قتل کرنے کی کوشش کی گئی، جس پر آپ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے، اب حضرموت کے علمی وروحانی شہر تریم میں واقع جامعہ احقاف وغیرہ اداروں میں مدرس ہیں، انڈونیشیا وغیرہ ممالک میں تبلیغی خدمات ہیں۔ ﴿شیخ سالم شاطری کے حالات: امداد الفتاح باسانید ومرویات الشیخ عبدالفتاح ،شیخ محمد بن عبداللہ الرشید، طبع اول ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۹ء، مکتبہ امام شافعی، ریاض، صفحہ ۴۴، حاشیہ﴾

۞ **شیخ عبدالفتاح بن حسین راوہ شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۳۴ھ۔۱۴۲۴ھ/ ۱۹۱۶ء۔۲۰۰۳ء)**

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ میں وفات پائی، ساٹھ برس سے زائد مسجد حرم مکی میں مدرس رہے، صاحب تصانیف

جن میں تاریخ امراء المکة المکرمة وغیرہ کتب شامل ہیں۔﴿شیخ عبدالفتاح راوہ کے حالات:المصاعد الروایة الی الاسانید والکتب المتون المرجیة وسیر وتراجم،عبدالفتاح راوہ،طبع اول ۱۴۰۴ھ،مطبع دارمفیس قاہرہ،کل صفحات ۴۶/ ماہ نامہ العرب، ریاض،شمارہ نومبر ۱۹۷۳ء،صفحہ ۲۸۶ تا ۲۸۷/ امد اد الفتاح،صفحہ ۵۶ حاشیہ/معجم المطبوعات العربیة فی المملکة،جلد ۲،صفحہ ۸۱۵ تا ۸۱۷﴾

شیخ عبدالفتاح بن محمد ابوغُدّہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ(۱۳۳۶ھ۔۱۴۱۷ھ/ ۱۹۱۷ء۔۱۹۹۷ء)

شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے اور سعودی دارالحکومت ریاض میں وفات پائی اور حسب وصیت جنت البقیع مدینہ منورہ میں دفن کئے گئے،فقیہ حنفی،محدث،محقق،صوفیاء کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے وابستہ،مولانا عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی متعدد عربی تصنیفات پر تحقیق انجام دے کر انہیں مختلف ممالک سے شائع کرایا،پاک وہند کے متعدد دورے کئے،اس دوران مدرسہ انوارالعلوم ملتان آئے، پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری صدر شعبہ علوم اسلامیہ کراچی یونیورسٹی کے استاد۔﴿شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کے حالات:الشذ الفراح فی اخبار سیدی الشیخ عبدالفتاح، ابو غدة رحمتہ اللہ تعالیٰ،شیخ محمود سعید ممدوح شافعی،طبع اول ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹۹۸ء،دارالامام الترمذی،کل صفحات ۲۴۵/ امداد الفتاح،کل صفحات ۶۸۸/تذکرہ حضرت محدث دکن،صفحہ ۳۴۲ تا ۳۴۵﴾

ڈاکٹر شیخ عبدالوهاب بن ابراهیم ابو سلیمان حفظہ اللہ تعالیٰ (پیدائش ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۸ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور فقہ کے تقابلی جائزہ پر مقالہ لکھ کر لندن یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی پھر شریعت کالج مکہ مکرمہ کے پرنسپل اور ہاورڈ یونیورسٹی امریکہ میں پروفیسر رہے،نیز ڈیوک ہنورٹ یونیورسٹی کیرولینا امریکہ وانٹرنیشنل یونیورسٹی ملائیشیا وغیرہ اہم تعلیمی اداروں میں اعزازی پروفیسر ہیں،آپ کی نگرانی میں متعدد طلباء نے تحقیقی کام انجام دے کر اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں،آپ متعدد اہم اداروں،فقہ اکیڈمی جدہ وغیرہ کے رکن اور عربی وانگریزی میں متعدد مضامین وکتب کے مصنف ہیں، حرم مکی کے قریب سیدنا رسول اللہ ﷺ کی جائے ولادت پر قائم کتب خانہ کی انتظامیہ کے رکن ہیں۔﴿ڈاکٹر عبدالوہاب کے حالات: مجلة الاحکام الشرعیة،شیخ احمد بن عبداللہ قاری،تحقیق ڈاکٹر عبدالوہاب ابراہیم ابوسلیمان وڈاکٹر محمد ابراہیم احمد علی،طبع اول ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۹۸۱ء،مکتبہ تہامہ جدہ، صفحہ ۶۷۸/مکتبة مکة المکرمة،ڈاکٹر عبدالوہاب ابراہیم ابوسلیمان،طبع اول ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء،شاہ فہد قومی کتب خانہ ریاض،صفحہ آخر/امد اد الفتاح،حاشیہ صفحہ ۶/العلماء والادباء الوراقون،صفحہ ۲۳۸ تا ۲۴۲﴾

شیخ سید محمد بن علوی مالکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۶۲ھ۔۱۴۲۵ھ/ ۱۹۴۳ء۔۲۰۰۴ء)

علماء مکہ مکرمہ کے سرتاج،محدث حجاز،مجدد،کثیر التصانیف،جن میں سے متعدد کے اُردو تراجم پاک وہند سے شائع ہوچکے ہیں۔﴿شیخ سید محمد بن علوی مالکی کے حالات: المالکی عالم الحجاز ،زہیر محمد جمیل کتبی،طبع اول ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۹۹۴ء،مطابع الاہرام قاہرہ،کل صفحات ۴۰۷/ نشر الریاحین فی تاریخ البلد الامین، تراجم مؤرخی مکة وجغرافیھا علی مر العصور ،کرنل عاتق بن غیث البلادی،طبع اول ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹۹۴ء،دارمکہ للنشر مکہ مکرمہ،جلد ۲،صفحہ ۶۶۹ تا ۶۷۲/ اهل الحجاز،صفحہ ۲۸۹ تا ۲۹۱/تذکرہ حضرت محدث دکن،صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۲﴾

شیخ محمد تیسیر بن توفیق مخزومی شافعی حفظہ اللہ تعالیٰ (پیدائش ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۲ء)

دمشق میں واقع مزار سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملحق مسجد کے سابق خطیب،صوفی کامل،نعت خواں،مولانا ضیاء الدین احمد مہاجر مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ،مولانا سردار احمد لائل پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور خواجہ محمد معصوم موہروی گجراتی نقشبندی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ،شیخ تیسیر نے ۱۳۸۰ھ میں

مکہ مکرمہ میں شیخ محمد امین کتبی سے اجازت حاصل کی، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی لاہوری حفظہ اللہ تعالیٰ نے شیخ تیسیر سے اخذ کیا۔ ﴿اجازۃ، شیخ محمد تیسیر مخزومی، ناشر کا نام و سن اشاعت مذکور نہیں، طبع جدید، کل صفحات ۱۸/ الجواھر الغالیۃ فی الاسانید العالیۃ، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، طبع ۱۴۲۳ھ، مطابق ۲۰۰۲ء، ناشر ممتاز احمد سدیدی ازہری، صفحہ ۳﴾

۞ شیخ محمد یاسین بن عیسیٰ فادانی شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۳۳۵ھ۔۱۴۱۰ھ/۱۹۰۷ء۔۱۹۹۰ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں پر وفات پائی، مدرس مسجد حرم و مدرسہ دارالعلوم دینیہ کے مدیر، مسند زماں، سو سے زائد تصنیفات، آپ نے شیخ محمد امین کتبی سے الاشمونی علی الالفیۃ اور رسالہ طاش کبریٰ زادہ وغیرہ کتب پڑھیں، ہندوستان کے صوبہ کیرلا کے شہر کالیکٹ میں واقع عظیم الشان اسلامی درس گاہ سنی مرکز کے سرپرست اعلیٰ علامہ ابوبکر بن احمد باقوی قادری حفظہ اللہ تعالیٰ کے استاد۔ ﴿شیخ محمد یاسین فادانی کے حالات: اتمام الاعلام ذیل لکتاب الاعلام لخیر الدین الزرکلی، ڈاکٹر نزار اباظہ و شیخ محمد ریاض مالح، طبع اول ۱۹۹۹ء، دار صادر بیروت، صفحہ ۲۷۵ تا ۲۷۶/ تتمہ الاعلام، محمد خیر رمضان یوسف، طبع اول ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۸ء، دار ابن حزم بیروت، جلد ۲، صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۸/ من اعلام القرن الرابع عشر والخامس عشر، ابراہیم بن عبداللہ حازمی، طبع اول ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۹۹۵ء، دار الشریف ریاض، جلد ۱، صفحہ ۱۶۹ تا ۱۷۳/ تشنیف الاسماع، صفحہ ۸ تا ۱۲/ الفیض الرحمانی، صفحہ ۸۹ تا ۱۰۰، بقلم بسام عبدالوہاب جابی دمشقی﴾

بعض اردو تذکرہ نگاروں نے مولانا ضیاء الدین قادری مہاجر مدنی کو شیخ سید محمد امین کتبی کے شاگرد قرار دیا ہے، لیکن یہ درست نہیں، اس پر دلائل یہ ہیں کہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی اپنے خلفاء و طلباء کو جو سند جاری کرتے ان میں اپنے اساتذہ کے نام بھی درج کرتے تھے اور ایسی چند اجازات راقم السطور کی نظر سے گزریں، لیکن ان میں سے کسی میں سید محمد امین کتبی کا نام مذکور نہیں، علاوہ ازیں علامہ محمود احمد کانپوری جب حجاز مقدس حاضر ہوئے تو مولانا ضیاء الدین مدنی نے انہیں اپنے حالات خود تحریر کرائے، جنہیں علامہ کانپوری نے پیش نظر کتاب میں درج کیا ہے ﴿تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۱۵، ۱۰۷ تا ۱۰۸﴾ اور ان میں سید محمد امین کتبی کا اسم گرامی موجود نہیں، حق یہ ہے کہ مولانا ضیاء الدین مدنی ہندوستان اور پھر بغداد کے اکابر علماء و مشائخ سے ظاہری و باطنی علوم اخذ کرکے ۱۳۲۷ھ میں حجاز مقدس پہنچے تو آپ کی عمر تیس برس سے زائد تھی جب کہ سید محمد امین کتبی مذکورہ برس پیدا ہوئے اور جب بڑے ہوئے تو مولانا ضیاء الدین مدنی کے حلقہ احباب کے اہم افراد میں سے ہوئے۔

تصنیفات

سید محمد امین کتبی کے تصنیفی کام کے بارے میں جو معلومات مل سکیں وہ حسب ذیل ہیں:

۞ نعتیہ دیوان، مطبوع

۞ بشیر الکرام بلوغ المرام، علامہ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف پر تحقیق و حواشی و مقدمہ لکھا، مکتبہ نہضۃ مکہ مکرمہ نے ۱۳۷۸ھ میں اس کا تیسرا ایڈیشن شائع کیا جو ۳۵۲ صفحات پر مشتمل تھا۔

۞ علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی "مختصر اتحاف اہل الاسلام بخصوصیات الصیام" پر مقدمہ لکھا جو ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء میں مطبع مدنی قاہرہ نے ۱۷۴ صفحات پر شائع کیا۔ ﴿معجم المطبوعات العربیۃ فی المملکۃ، جلد ۲، صفحہ ۸۱۷﴾

۞ مفتی احناف شیخ قطب الدین مکی کی "الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام" پر مقدمہ لکھا جو ۱۳۷۰ھ میں مکتبہ علمیہ مکہ مکرمہ نے شائع کی۔

۞ اپنے استاد شیخ محمد عربی بن تبانی الجزائری کی حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام و ظہور امام مہدی پر کتاب "اعتقاد اہل القرآن نزول المسیح ابن مریم علیہ السلام آخر زمان" پر ۲۳ محرم ۱۳۶۹ھ کو تقریظ لکھی، جس کے متعدد ایڈیشن طبع ہوئے۔ ﴿مجموع ثلاث رسائل، شیخ محمد عربی بن تبانی کی تین تصنیفات کا مجموعہ، جس کے صفحہ ۹۱ تا ۱۴۰ پر "اعتقاد اہل القرآن نزول المسیح ابن مریم علیہ السلام آخر الزمان" مطبوع ہے، سن اشاعت درج نہیں، مطبع محمد ہاشم کتبی، دمشق﴾

ایران کے حیدر علی نامی کسی شیعہ نے ایک مقالہ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر افتراء کیا، جس کے جواب میں شیخ محمد عربی بن تبانی نے مقام صحابہ کے بیان پر مشتمل کتاب ''اتحاف ذوی النجابة بما فی القرآن والسنة من فضائل الصحابة'' تالیف کی اور سید محمد امین کتبی نے ۲۶/رجادی الاول ۱۳۶۸ھ کو اس پر تقدیم لکھی، نیز استاد و مؤلف کی مدح میں ۱۳۳ اشعار کا قصیدہ موزوں کر کے اس میں شامل کیا، پھر یہ کتاب ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۹ء کو ایک سو ساٹھ صفحات پر طبع ہوئی۔ ﴿اتحاف ذوی النجابة بما فی القرآن والسنة من فضائل الصحابة، شیخ محمد عربی بن تبانی، طبع اول ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۹ء، مطبع مصطفی بابی حلبی قاہرہ، صفحہ ۳ تا ۷/ اس کا ایک ایڈیشن ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۹۸۵ء میں شائع ہوا، جس پر مطبع و ناشر کا نام درج نہیں اور اس میں سید محمد امین کتبی کی قلم بند کردہ تقدیم و قصیدہ شامل نہیں۔﴾

وفات

العلامة الجلیل الادیب الاریب الوارث المحقق حسان زمانه سید محمد امین کتبی نے بروز پیر ۴/محرم ۱۴۰۴ھ مطابق ۱۹۸۳ء کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی، آپ نے شادی کی لیکن نسل آگے نہیں چلی۔ ﴿اجازۃ، شیخ سید محمد امین کتبی، مخطوط بخط مصنف کا عکس، تحریر ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۸۰ھ، کل صفحات ۲/ اجازة مخزومی، صفحہ ۱۲/ امداد الفتاح، صفحہ ۲۴۸/ تاریخ مکة، صفحہ ۵۸۵/ تتمة الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۴۶/ المصاعد الروایة، صفحہ ۱۹﴾

☆☆☆☆☆

آخر میں واضح رہے کہ مکہ مکرمہ و حجاز مقدس کے دیگر شہروں میں ''کتبی'' نام کے متعدد خاندان آباد ہیں، عرب دنیا میں جو خاندان کتابوں کی تجارت یا فن کتابت میں شہرت رکھتا ہو اسے کتبی کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے، جیسا کہ ہندوستان کے ضلع فیض آباد سے ایک عالم شیخ محمد ابراہیم کتبی (متوفی ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۹ء) وطن سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ جا بسے اور وہاں تجارت کتب سے وابستہ رہے، لہذا اسی نسبت سے وہ خود اور بعد ازاں ان کی نسل کتبی کہلائی اور امام مسجد حرم شیخ محمد نور کتبی (متوفی ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء)، نیز مشہور مصنفین زہیر محمد جمیل کتبی مکی (پیدائش ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۵ء) وانس یعقوب کتبی مدنی (پیدائش ۱۳۹۳ء/۱۹۷۳ء)، انہی کی نسل میں سے ہیں، جو الگ کتبی خاندان ہے اور گزشتہ صفحات پر مکہ مکرمہ میں آباد فقط ایک کتبی خاندان کی علمی شخصیات کے حالات پیش کیے گئے۔